كَشَّافُ الغُمَمْ

اَحَادِيثِ النبی المُحْتَشَمْ ﷺ

(غموں کو دور کرنے والی حضور نبی محتشم ﷺ کی احادیث)

مولف :......

احسان اللہ قادری

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ وآل واصحاب رسول اللہ۔ امابعد!

اس رسالہ میں چالیس احادیث مبارکہ جمع کی گئی ہیں جو دل میں رقت پیدا کرنے والی ہیں، ان کی شرح کے لیے میرے سامنے یہ تین شروحات رہی ہیں،

ملاعلی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی ''مرقاۃ المفاتیح''، علامہ طیبی کی ''الکاشف عن حقائق السنن''، مفتی احمد یار نعیمی کی ''مراۃ المناجیح''

اکثر ان کا خلاصہ ذکر کیا ہے تاکہ عوام کی زبان میں ہی یہ باتیں ان تک پہنچیں، ابتداء چند احادیث میں زیادہ دینی مدارس کے طلباء کے لیے لکھا ہے بعد میں سب ہی کے لیے مفید باتیں لکھی ہیں دنیا کی محبت ہی تمام پریشانیوں کی وجہ ہے اس لیے اس کا نام

کَشَّافُ الغُمَمِ مِنْ اَحَادِیْثِ النَبِی المُحْتَشَمْ ﷺ

(غموں کو دور کرنے والی حضور نبی محتشم کی احادیث) رکھا

اور مختصر نام ''اربعین غلامِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' رکھا، تاکہ عوام آسانی سے یاد رکھ سکیں

اللہ تعالی اسے اُمتِ مصطفیٰ ﷺ کے لیے نفع بخش بنائے میرے لیے، میرے والدین اور میرے اساتذہ کے لیے اسے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین۔

وقت اور صحت کی اہمیت سے لوگ غافل ہیں:

﴿۱﴾عَنْ اِبْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قال :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْھِمَا کَثِیْرٌ مِنَ النَّاسِ الصِحَّۃُ والفِرَاغُ (رواہ البخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں جن میں اکثر لوگ خسارے میں ہیں (۱)......صحت، (۲)......فراغت

﴿اخرج البخاری فی صحیحه ۲۲۹/۱۱،حدیث رقم ۶۴۱۲﴾

فوائد:۔

غَبَنَ الرَجُلُ : کا مطلب ہے آدمی کے سامنے سے ایسے گزر جانا کہ نہ وہ دیکھے نہ اسے علم ہو، لوگ بھی ان دو کے معاملے میں ایسے ہی ہیں کہ صحت کے ساتھ وقت گزرتا جارہا ہے اور انھیں اس کا احساس ہی نہیں۔

(۱)......لوگوں کو صحت کی قدر نہیں حالانکہ صحت مند آدمی جیسے عبادت کرسکتا ہے کمزور یا بیمار آدمی کبھی ویسی عبادت نہیں کرسکتا، کیونکہ عبادت کے لیے علم کا ہونا ضروری ہے اور جوان آدمی تو علم حاصل کرنے کے لیے آٹھ سال درس نظامی پھر دو سال مفتی کورس کے لیے دے سکتا ہے، مگر بڑی عمر کے شخص کے لیے اتنا وقت نکالا مشکل ہوتا ہے، الا ماشاء اللہ (مگر جسے اللہ چاہے اس کے لیے مشکل نہیں ہوتا) بہت سے ایسے لوگ ہیں جو بڑی عمر میں دین کی طرف آئے اور اللہ تعالی نے ان سے بہت سا اپنے دین کا کام لیا ، اللہ تعالی ہمیں بھی قبول فرمائے۔ جیسے مفتی محمد اکمل قادری صاحب کیمیکل انجینرنگ کرنے کے بعد دین کی طرف آئے اور اس وقت قرآن کریم کی مکمل تفسیر کیو ٹی وی پر بیان کر چکے ہیں تدبر قرآن کے نام سے، کیو ٹی وی پر ہی درس بخاری دے رہے ہیں، اس کے علاوہ ان کا ایک پروگرام احکام شریعت براہ راست ہوتا ہے جس میں لوگ کال کر کے اپنا مسئلہ پوچھتے ہیں اور مفتی صاحب فورا جواب دیتے ہیں۔ اللہ تعالی ان کا سایہ عافیت کے ساتھ تا دیر ہم پر قائم فرمائے۔

(۲)......اکثر لوگ اپنی عمر فضولیات میں گزار دیتے ہیں اور پھر آخری عمر میں نادم ہوتے ہیں، کہ کاش عمر کا یہ طویل عرصہ ہم نے اللہ کی عبادت اور اس کو راضی کرنے کے لیے خرچ کیا ہوتا۔ اگر یہ ندامت موت سے پہلے ہوگئی تو پھر بھی کچھ نہ کچھ فائدہ ہو ہی جائے گا، اگر مرنے کے بعد قیامت میں ندامت ہوئی تو وہاں اس ندامت کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا

جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا :

" ذَالِكَ يَوْمُ التَّغَابُنْ "(ترجمہ: وہ ہار اور نقصان ظاہر ہونے کا دن ہے)

(٦٤،التغابن :٩)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ليس يتحسر اهل الجنة الا على ساعة مرت بهم و لم يذكروا الله فيها

اہل جنت صرف اس وقت پر حسرت کریں گے جو انھوں نے اللہ کے ذکر کے بغیر گزارا ہوگا۔

(۳)......انسان صحت مند بھی ہو اور فکر معاش سے بھی خالی ہو تو یہ وقت ہر گز ضائع نہ کرے، بلکہ اپنا تمام وقت عبادات اور دین کے کاموں میں خرچ کرے۔میرے خیال میں جب انسان پڑھ رہا ہوتا ہے تو اس کے پاس بہت سا وقت بھی ہوتا ہے اور معاشی پریشانی بھی نہیں ہوتی کیونکہ اس وقت اس کے ماں باپ اس پر مال خرچ کرتے ہیں۔لھذا دینی مدارس کے طلباء کرام کو چاہیے کہ وہ اس وقت میں بہت کچھ لکھ لیں، مثلا جو کتاب بھی پڑھیں اس کی شرح لکھ دیں ورنہ کم از کم اس پر حاشیہ تو ضرور لکھ دیں۔یا اس کتاب اور حواشی کا ترجمہ کر دیں تو یہ اردو میں شرح تیار ہو جائے گی۔اس طرح وہ درس نظامی کے دوران ہی اتنا کچھ لکھ لیں گے کہ وہ ایک اچھے مصنف بن چکے ہوں گے اور اس طرح ان کا دل بھی پڑھائی میں لگے گا۔کیونکہ انھیں معلوم ہوگا کہ جو آج ہم لکھ رہے ہیں کل لوگوں کے سامنے آجائے گا اور میرے لیے صدقہ جاریہ ہوگا۔

(۴)......عام لوگ جو باقاعدہ مدرسے میں نہیں پڑھتے انھیں بھی چاہیے کہ وہ ضروری علم حاصل کریں، اور اس کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ ہر بات وہ مستند علماء کرام سے پوچھ پوچھ کر اس پر عمل کریں۔انشاءاللہ ان کے پاس بھی بہت سا علم جمع ہو جائے گا۔

(۵)......روزانہ کا معمول بنائیں کہ میں نے اتنی مرتبہ کلمہ شریف، یٰس شریف، درود شریف ، وغیرہ پڑھنا ہے۔

(۶)......اس کے علاوہ جب باہر نکلیں تو لوگوں کو نیکی کی باتیں بتائیں اوران کی اصلاح کی کوشش کریں اس کی بہت فضیلت ہے مگر یادرکھیں ہرگز عقائد کی باتوں پر بحث نہ کریں، کیونکہ اس میں تھوڑی سی غلطی سے بھی ایمان سے خارج ہونے کا خطرہ ہے، آپ نماز، روزہ، وضو، غسل، کے مسائل پر بحث کریں، یا اس پر بحث کریں کہ مسلمانوں کی حالت کو کیسے بہتر کیا جاسکتا ہے اور کیسے مسلمان ساری دنیا پر غالب آسکتے ہیں۔

(۷)......اپنا وقت ضائع کرنے کے بجائے علماء کرام کے بیانات سنیں یا ان کی لکھی ہوئی اصلاحی کتب پڑھیں اور اگر ان کی مجلس نصیب ہو تو یہ بہت اچھا ہے، ورنہ مفتیان کرام کو خطوط لکھ کر ان سے دینی مسائل پوچھتے رہیں، اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: فاسئلو ااھل الذکر ان کنتم لا تعلمون (علم والوں سے سوال کرو اگر تمھیں کسی بات کا علم نہیں ہے)۔

(۸)......انسان جو مال کاروبار میں لگاتا ہے اس کو راس المال کہتے ہیں اور ہر انسان چاہتا ہے کہ اسے اس کے راس المال کے علاوہ کچھ نفع بھی ملے، مسلمان کا راس المال صحت اور فراغت ہیں اسے چاہیے کہ انھیں درست طریقے سے استعمال کرے تاکہ وہ خسارے سے بچے اور دنیا اور آخرت میں راس المال کے ساتھ نفع بھی حاصل کرے۔

وقت کی اہمیت پر ایک بزرگ کا قول:

ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (اگر جواب الجواب ہی لکھتے رہیں گے تو آپ کا وقت ضائع ہوگا) اور آپ کرنے کے کام سے محروم ہو کر نہ کرنے کے کام میں جاپڑیں گے

حضرت کے اس جملے سے حاصل ہونے والے فوائد:

یعنی آدمی جب نہ کرنے والے کام میں مشغول ہوتا ہے تو کرنے والے کاموں سے محروم ہو جاتا ہے ،مثلا ایک طالب علم جب کھیل کود، یا اپنی وضع کو سنوارنے میں لگا رہے گا، یا

مال جمع کرنے میں لگا رہے گا تو یقیناً وہ کسی علمی مقام کو حاصل نہیں کر سکے گا،

اگر ایک آخرت کا مسافر اپنی دنیا کو جمع کرنے میں لگ جائے گا تو یقیناً وہ اپنی آخرت کی منزل کو نہیں پا سکے گا۔

اگر ایک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عاشق ان کے طریقوں کو چھوڑ دے گا تو پھر غیروں کے طریقوں کو اپنا لے گا۔

ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ اس وقت ہمارا کرنے کا کام ہے کیا۔۔؟؟ جب معلوم ہو جائے پھر اس پر ہی ساری توانائیاں خرچ کریں۔

وقت کی اہمیت پر ایک بزرگ کا واقعہ:

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جرجانی رحمۃ اللہ علیہ کو ستو پھانکتے دیکھا تو سوال کیا کہ آپ روٹی کیوں نہیں کھاتے......؟؟

انھوں نے جواب دیا:

''میں نے روٹی کھانے اور ستو پھانک کر گزارہ کرنے میں ۹۰ تسبیحات کا فرق پایا ہے (یعنی جتنی دیر میں روٹی چبائی جاتی ہے، میں نے ستو پھانک کر اتنی دیر میں ۹۰ تسبیحات پڑھ لیتا ہوں) چنانچہ چالیس سال ہو گئے، میں نے روٹی نہیں چبائی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں بھی ان دو نعمتوں کی قدر عطا فرمائے۔ (آمین)

دنیا اور آخرت کی مثال:

﴿۲﴾ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قال :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ : وَاللهِ مَا الدُّنْيَا فِيْ الاٰخِرَةِ اِلَّامِثْلُ مَا يَجْعَلُ احدُكُمْ اِصبعَه فِي اليَم فلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ (رواہ مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم دنیا آخرت کے مقابلے میں اتنی بھی نہیں جتنا تم میں

سے کوئی ایک اپنی انگلی سمندر میں ڈالے اور پھر دیکھے کہ وہ انگلی کتنا پانی لے کر لوٹتی ہے

﴿اخرجه مسلم فی صحیحه، ٤/ ٢١٩٣، ٥٥-٢٨٥٨﴾

فوائد:۔

(۱)......واللہ: اللہ کی قسم اٹھا کر بات بیان فرمائی تا کہ حکم اور متحقق ہو جائے۔

(۲)......مثال دے کر سمجھانے سے بات خوب سمجھ میں آتی ہے میری گزارش ہے دین کے طلباء کرام سے کہ وہ ابھی سے اس پر مستقل محنت شروع کر دیں تا کہ انھیں عام لوگوں کو آسان انداز میں سمجھانا آجائے ، اگر آپ عام لوگوں کے سامنے بھی منطق ،فلسفہ، بلاغت ،وغیرہ کی باتیں کریں گے تو وہ آپ کی باتیں نہیں سمجھ سکیں گے۔اگر آپ اس مثال پر غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ مثال ایک معصوم بچہ بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے اور اسی سال کا بوڑھا بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔اللہ تعالی ہمیں تبلیغ دین کی حکمتیں نصیب فرمائے۔

(۳)......دنیا کی نعمتیں محدود ہیں مثلا جوانی ہے تو فقط بیس سال کے لیے اس کے بعد ختم ،صحت ہے تو زیادہ سے زیادہ ۵۰ سال تک اس کے بعد کوئی نہ کوئی درد ساتھ رہتا ہی ہے،اس لیے ان عارضی لذتوں کو ترک کریں اور ہمیشہ کی لذتوں کی فکر کریں۔

(۴)...... جنت کی نعمتیں ہمیشہ کی ہیں نہ وہاں دکھ، نہ پریشانی، نہ کبھی جوانی ختم ہوگی، نہ کبھی بڑھاپا آئے گا، نہ ہی وہاں پیشاب کریں گے، نہ ہی پاخانہ کریں گے صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم پھر جو ہم کھائیں گے اس کا کیا ہوگا......؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خوشبودار پسینہ آئے گا جیسے کستوری ہوتی ہے اور خوشبودار ڈکار آئیں گے،اور کھانا ہضم ہو جائے گا۔اس لیے دنیا کی فکر چھوڑیں جنت کی فکر کریں

(۵)......دنیا کی نعمتیں مل بھی جائیں پھر بھی بہت سی پریشانی ساتھ ہی رہتی ہیں مثلا اگر کسی کے پاس مال ہے مگر صحت نہیں تو وہ پریشان ہے، اگر کسی کے پاس مال اور صحت ہے مگر اولاد نہیں تو وہ

پریشان ہے، اگر کسی کے پاس مال، صحت اور اولاد بھی ہے، مگر اولاد نافرمان ہے تو وہ پریشان ہے، اگر کسی کے پاس مال، صحت، فرمانبردار اولاد ہے مگر اس کا رنگ کالا ہے تو وہ پریشان ہے، یا اگر سب کچھ ہے مگر سر گنجا ہے، یا آنکھیں بھینگی ہیں، یا قد چھوٹا ہے، یا زبان اٹکتی ہے، غرض کہ کوئی نہ کوئی پریشانی رہتی ہی ہے اس لیے اس دنیا کو منزل بنانا ہی نہیں چاہیے بلکہ آخرت ہی کو منزل بنانا چاہیے جس میں کوئی پریشانی نہیں بلکہ سکون ہی سکون ہے۔

(۶)......دنیا کی نعمتیں نہ ملیں تو پریشان نہیں ہونا چاہیے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ جملہ یاد کرنا چاہیے :

لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشَ الاٰخِرَۃ

(زندگی تو فقط آخرت ہی کی ہے)

(۷)......اس زندگی کے لیے محنت کریں جس میں ہمیشہ رہنا ہے وہاں موت کو ذبح کر دیا جائے گا اور اعلان کیا جائے گا اے اہل جنت ہمیشہ رہو اور اے اہل جھنم ہمیشہ رہو۔ اب کسی پر کبھی موت نہیں آئے گی ۔کیا ہم نے اس زندگی کے لیے کچھ تیار کیا یا فقط یہی دنیا ہی جمع کرنے میں لگے ہیں، یا اللہ ہمیں آخرت کی تیاری کی توفیق عطا فرما، اور ہمیں جھنم کے عذاب سے بچا۔ (آمین)

دنیا مردار سے بھی زیادہ حقیر ہے:

﴿۳﴾عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَرَّ بِجَدْیٍ اَسَکَّ مَیِّتٍ قَالَ :اَیُّکُمْ یُحِبُّ اَنَّ ھٰذا لَہٗ بِدِرْھَمٍ ،فقَالُوْا :مَانُحِبُّ اَنَّہ لَنَا بِشِیءٍ قَالَ :وَاللّٰہِ لَلدُّنیَا اَھونُ عَلی اللّٰہِ مِن ھٰذا عَلَیْکُمْ (رواہ مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک چھوٹے کانوں والی مردہ بکری کے پاس سے گزرے اور فرمایا تم میں سے کون پسند کرے گا کہ یہ وہ ایک درہم میں خریدے، سب نے عرض کی، ہم اس کو کسی

معمولی سی چیز کے عوض بھی خریدنا پسند نہیں کرتے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! دنیا اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ حقیر ہے جتنی یہ تمہارے نزدیک حقیر ہے۔

﴿اخرجه مسلم فی صحیحه ،٤/ ٢٢٧٢ ،حدیث رقم (٢_٢٩٥٧)﴾

فوائد:۔

اَسَكّ :بتشدید الکاف ای صغیر الاذن اوعدیمها اور مقطوعها

اَسَكّ: چھوٹے کانوں والی یا جس کے کان نہ ہو یا جس کے کان کٹے ہوئے ہوں۔

(۱)......اللہ کے نزدیک جب دنیا ایک مردہ بکری سے بھی زیادہ ذلیل وحقیر ہے تو ہم کیوں اسی دنیا کو منزل سمجھ بیٹھے ہیں۔ہم بھی فقط اس کو اتنی ہی اہمیت دیں جتنی ایک حقیر وذلیل چیز کو دی جاتی ہے۔

(۲)......اگرچہ کسی شخص کو دنیا کی تمام لذتیں میسر ہوں تو بھی یہ اتنی ہی حقیر ہے اور اگر کسی کو اس کی لذتیں نہیں ملی تو پریشان نہیں ہونا چاہیے کہ ہمیں اس حقیر وذلیل دنیا کی عارضی لذتیں نہیں ملی، بلکہ پریشان اس بات پر ہونا چاہیے کہ میری آخرت کی تیاری میں کچھ کمی آگئی ہے۔جیسے میں نے آج نماز کیوں نہیں پڑھی، یا آج میں نے قرآن کریم کی چند آیات مع تفسیر کیوں نہیں پڑھی۔

(۳)......آج ہمیں ضرورت ہے کہ ہم لوگوں میں دنیا سے بے رغبتی پیدا کریں خصوصا طلباء ،علماء میں اور تمام دینی لوگوں میں کیونکہ بعض عارفین فرماتے ہیں دنیا پرست کو ہزاروں مرشد بھی ہدایت نہیں دے سکتے کیونکہ وہ اگر دین کا کام بھی کرے گا، تو بھی ہزاروں فاسد خواہشات اس میں شامل ہوگی اور اگر دنیا سے بے رغبت شخص دنیا کا کام بھی کرے گا تو اس کو مطمع نظر آخرت ہی ہوگی۔

دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت:

﴿۴﴾وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :الدُّنْیَا سِجْنُ المؤمنِ و جنَّةُ الکافرِ .رَوَاهُ مُسلم

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔

﴿اخرجه مسلم فی صحیحه ،۲۲۷۲/٤،حدیث رقم (۱۔۲۹۵٦)﴾

فوائد:۔

(۱)...... یہ دنیا اس لیے مومن کے لیے جیل ہے کیونکہ مومن کے لیے آخرت میں ہمیشہ رہنے والی نعمتیں، جنت،حوریں، محلات وغیرہ ہیں اور دنیا میں تو اس کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں یہاں کی خوشی عارضی اور غم دائمی، یہاں چند سال کا توانا جسم، پھر بڑھاپے کی جھکی کمر، چند دن کا لوگوں کا ہجوم، پھر رُلا دینے والی بڑھاپے کی تنہائی، میں نے خود جوانی میں بہت مظبوط لوگوں کو بھی بڑھاپے میں روتے دیکھا اللہ تعالی اس رونے سے بچائے اور ہمیں اپنی محبت میں رونا نصیب فرمائے ،اور اس دنیا کی قید کو اپنے اطاعت میں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہمارے لیے جنت ہو جس میں ہر قسم کی قید سے آزاد ہوں گے۔

(۲)...... اس لیے بھی مومن کے لیے دنیا قید خانہ ہے کیونکہ دنیا میں اس پر پابندیاں ہی پابندیاں ہیں،شراب نہ پیو،حرام سے بچو، زنا نہ کرو، کسی غیر محرم عورت کی طرف نہ دیکھو، اپنی نفس کی پیروی نہ کرو، ہر بات میں شریعت کی پابندی کرو، وغیرہ وغیرہ۔

(۳)......کافر کے لیے دنیا جنت اس لیے ہے کہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے زنا،شراب ،سود ،جوا،حرام، وغیرہ کسی چیز کی پرواہ نہیں کرتا جو چاہتا ہے کرتا ہے اور مال بھی اس وقت ان کے پاس زیادہ ہے۔مگر اس پر پریشان نہیں ہونا چاہیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے لیے دنیا ہے تمہارے لیے آخرت ہے۔

فضیل بن عیاض کا قول:

(۴)...... فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس نے دنیا کی شہوات ولذات کو چھوڑا وہ جیل میں ہے اور جس نے ان لذات کو نہیں چھوڑا اس کے لیے یہ دنیا کہاں جیل ہے۔؟

(۵)...... جب حضرت داود طائی رحمۃ اللہ علیہ فوت ہوئے تو ہاتف غیبی سے آواز آئی:

اطلق دائود من السجن (داؤد طائی جیل سے آزاد ہوگے)

(٦)...... جب کوئی اپنے محبوب سے دور ہو، اور اس کی ملاقات کا صرف ایک ہی راستہ ہو اس کی موت تو ہر ایک محبّ ضرور یہ چاہے گا کہ اسے آج ہی موت آجائے اور محبوب کا دیدار ہو جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم ضرور اپنے رب کو دیکھو گے جیسے تم اس چودھویں رات کے چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اسی لیے اولیاء اللہ دنیا میں قید خانہ کی طرح ہی رہتے ہیں۔

ایک بزرگ نے فرمایا: یا اللہ مجھے قیامت میں یہ عذاب نہ دینا کہ مجھے تو اپنے دیدار سے محروم کردے، ذرا سوچیں تو کہ کسی محبوب کا چہرہ پھیر لینا کتنا دردناک ہوتا ہے۔ ایک بار ایک صحابی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا چہرہ پھیر لیا اس صحابی کی تو جیسے جان ہی نکل گئی ہوں کہ جس محبوب کے لیے میں نے جان کی بھی پرواہ نہ کی اور جہاد پر جانے کے لیے جسم پر تلوار لٹکا کر آیا اسی نے مجھ سے چہرہ پھیر لیا۔

صحابہ جب کوئی ایسا کام کرتے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناپسند ہوتا تو آپ کے چہرے سے صحابہ پہچان لیتے اور عرض کرتے میرے ماں باپ آپ پر قربان حکم فرمائیں ہم کیا کریں۔ یا اللہ ہمیں اپنی محبت نصیب فرما تاکہ ہمیں تیرے دیدار کا شوق ہو اور ہم اس دنیا کو قید خانے کی طرح گزاریں۔

مومن کو دنیا اور آخرت میں فائدہ ہوگا:

﴿۵﴾وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطَى بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزَى بِهَا فِي الْآخِرَةِ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلَّهِ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا أَفْضَى إِلَى الْآخِرَةِ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يجزى بها .رَوَاهُ مُسلم

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالی مومن پر کسی بھی نیکی میں ظلم نہیں فرماتا ،اس نیکی کے سبب اسے دنیا میں بھی عطا کیا جاتا ہے اور آخرت میں بھی اسے اس کی جزادی جائے گی ،اور کافر تو ان نیکیوں ہی کی وجہ سے کھلایا جاتا ہے ،جو وہ اللہ کے لیے کرتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ اللہ تعالی کے پاس پہنچتا ہے تو اس کے پاس کوئی نیکی نہیں ہوتی جس کی اسے جزادی جائے۔

﴿اخرجه مسلم فی صحيحه ٢١٦٢/٤،حديث رقم(٥٦_٢٨٠٨)﴾

فوائد:۔

(۱)......اللہ تعالی مومن کے ساتھ فضل کا معاملہ فرماتا ہے دنیا میں بھی اپنے فضل سے اسے دیتا ہے،اور آخرت میں اسے اس کی اعمال کی حقیقی جزادے گا۔اور کافر کو اس کے اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں دے دیتا ہے تا کہ اس کے ساتھ ظلم نہ ہو کیونکہ اس نے بعض نیک کام تو کیے ہیں فقیر کو کھانا کھلایا،یتیم کی مدد کی ،وغیرہ وغیرہ ان کی صحت کے لیے اسلام شرط نہیں جیسے کے مرقات شرح مشکوۃ میں ہے۔آخرت میں کافر کے لیے کچھ بھی نہیں۔

آج کل کے اچھے کاموں کو اسی پر قیاس کرلیں جو غیر مسلم کرتے ہیں۔

(۲)...... مومن کو دنیا میں جو عطا کیا جاتا ہے رزق میں وسعت ، بلاؤں سے حفاظت وغیرہ البتہ مومن کو سب کچھ ہی دنیا میں نہیں مل سکتا جیسے کے آج ہماری خواہش ہے۔جیسے اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:۔فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً (النحل :٩٧)

(ترجمہ: ہم ضرور اسے پاکیزہ زندگی کے ساتھ زندہ رکھیں گے)

(۳)......کیسی شرمندگی ہوگی کافر کو قیامت میں جب وہ یہ گمان کیے کھڑا ہوگا کہ میں نے تو بہت سے اچھے کام کیے مگر وہ اس دن اس کے نامہ اعمال میں ہوں گے ہی نہیں مگر اس کے گناہ تو اس کے نامہ اعمال میں ہوں گے ہی یا اللہ تیرا لاکھ بار شکر ہے تو نے ہمیں ایمان کی دولت عطا فرمائی

الحمد للّٰہ و العظمة للّٰہ و الهيبة للّٰہ و القدرة للّٰہ و الكبرياء للّٰہ

یا اللہ ہمیں ایمان پر ہی موت عطا فرمانا خدارا بھائیوں اس ایمان کی دولت کی قدر کروں کہی ایسا نہ ہو کہ یہ دولت مرتے وقت ہم سے چھین لی جائے جو لوگ اسلام کی باتوں پر مذاق کرتے ہیں خوف ہے کہ ان کے ساتھ یہ معاملہ ہو جائے۔

(۴)......دین کی طلب رکھنے والوں کے لیے تو اللہ کا اعلان ہے

(مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ) (الشوری 20 :)

(ترجمہ: جو شخص آخرت کی کھیتی کا طالب ہوتا ہے ہم اس کی کھیتی میں مزید اضافہ کر دیتے ہیں اور جو دنیا کی کھیتی کا طالب ہوتا ہے "نُؤْتِهِ مِنْهَا" ہم اس میں سے کچھ اسے دے دیتے ہیں اور اس کے لیے آخرت میں کچھ حصہ نہیں رہتا)

اس لیے دین کی لیے ہی اپنی تمام توانائیاں خرچ کریں اگر دنیا کے لیے تمام کوششیں بھی کریں گے تو اللہ نے ارشاد فرمایا" نُؤْتِهِ مِنْهَا " ہم اسے اس میں سے بعض دیں گے، عربی زبان میں حرف "مِنْ" کی بہت سی قسمیں ہیں ان سے سے ایک بعضیہ ہے یہاں وہی ہے۔خدارا تھوڑی سی محنت کر کے چند قواعد عربی کے ہی جان لیں تاکہ کچھ قرآن تو سمجھ آنا شروع ہو جائے۔

جنت اور جھنم میں جانے کا سبب:

﴿٦﴾وَعَنُ أَبِى هُرَيُرَةَ -رَضِىَ اللّٰهُ عَنُهُ -قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ : "حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ، وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ "مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ .إِلَّا أَنُ عِنُدَ مُسُلِمٍ :(حُفَّتُ) بَدَلَ (حُجِبَتُ).

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جھنم کو شھوات سے گھیر دیا گیا ہے اور جنت کو تکالیف سے گھیر دیا گیا ہے۔

﴿اخرجه مسلم فى صحيحه، ٤/ ٢١٧٣، حديث رقم ١/ ٢٨٢٢﴾

فوائد:۔

(۱)......متفق علیہ حدیث اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی صحت پر امام بخاری اور مسلم نے اتفاق کیا اور دونوں نے اسے اپنی کتاب میں درج کیا۔ یہ معنا متفق علیہ ہے بخاری شریف میں (حُجِبَتُ) کے لفظ ہیں اور مسلم شریف میں (حُفَّتُ) کے لفظ ہیں۔

(۲)......یعنی جو بھی جھنم میں جائے گا وہ ضرور ان شھوات میں مبتلا ہوگا جن کو اللہ تعالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے۔ جیسے شراب پینا، زنا کرنا، وغیرہ

(۳)......جو شھوات مباح ہیں وہ اس میں داخل نہیں ہیں۔

(۴)......آپ یوں سمجھیں جیسے جنت اور دوزخ کے سامنے ایک دیوار ہے، جنت کے سامنے جو دیوار ہے اس کا نام مکارم ہے یعنی عبادات میں محنت کرنا اور ہمیشہ کرتے رہنا اور گناہوں سے بچنا ، جو اس دیوار کی ایک ایک اینٹ روزانہ اپنے ذمے سے ہٹا تا رہے گا تو اس کی موت تک یہ پوری دیوار ہٹ چکی ہوگی اور وہ جنت میں چلا جائے گا۔

دوزخ کے سامنے جو دیوار ہے اس کا نام شھوات ہے یعنی شراب پینا، زنا کرنا، غیبت کرنا وغیرہ جو

اس دیور میں سے ایک شراب ،زنا یا غیبت والی اینٹ لے کر استعمال کرے گا تو ایک وقت آئے گا کہ یہ دیوار باکل ختم ہو جائے گی اور یہ سیدھا دوذخ میں چلا جائیگا۔اللہ تعالی ہمیں جنت عطا فرمائے اور جھنم سے بچائے۔

(۵)......جھنم میں عذاب تو بہت سے ہیں ایک عذاب یہ بھی ہے کہ اللہ تعالی ان کا کلام ہی نہیں سنے گا آپ سوچیں ایک انسان اپنا عذر پیش کرنا چار رہا ہو، یا کوئی اور بات کہنا چاہتا ہو اور دوسرا اس کی بات ہی نہ سنے تو اسے کتنا غصہ آتا ہے۔یہ بات فقط سمجھانے کے لیے کہی ورنہ اللہ تعالی کی تو شان ہی ارفع واعلی ہے۔

(٦)...... بار بار احادیث میں جنت کا شوق دلایا جاتا ہے وہ ہے ہی ایسی کمال ہمیں بھی اس کا شوق دلانا چاہیے، جنت میں حوریں سے ہم بستری بھی ہوگی صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم کیا ہم جنت میں اپنی عورتوں کے پاس جائیں گے فرمایا ان الرجل لیصل فی الیوم الی مائۃ عذراء (ایک جنتی ایک دن میں ۱۰۰ کنواری لڑکیوں کے پاس جائے گا) آپ خود سوچیں کیسی حسین زندگی ہے وہاں کی وہاں ابھری ہوئی چھاتیوں والی ہم عمر لڑکیاں ،ساتھ چھلکتے جام،

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا وَكَأْسًا دِهَاقًا

(ترجمہ : بےشک پرہیزگاروں کے لیے کامیابی ہے،ان کے لیے باغات اور انگور ہوں گے ،اور جوان سال ہم عمر دوشیزائیں ہوں گی اور شراب طھور کے چھلکتے جام)

(النبأ: ٣٤_٣٠)

ہر طرف سے ہم پر سلام ہوگا لطف تو یہ کہ رب رحیم بھی خود سلام کہے گا۔

سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ

(فرمایا جائے گا سلام ہو تم پر (تمہارے) رب رحیم کی طرف)

(یس :۵۸)

ملائکہ سلام کہیں گے

وَالْمَلَائِکَۃُ یَدْخُلُونَ عَلَیْھِمْ مِنْ کُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ

(ترجمہ:اورفرشتے ہر دروازے سے ان کے پاس آئیں گے اور کہیں گے تم پر سلام ہو اس لیے کہ تم دنیا میں صبر کرتے رہے)

آج دنیا میں کوئی مشہور آدمی ہمیں سلام کر دے تو ہم فورا تصویر بنا لیتے ہیں تا کہ دوستوں کو دکھائیں گے کہ اس نے مجھے سلام کیا تھا کیا اللہ تعالی کے سلام کے لیے ہم یہ تھوڑی سے دنیا کی لذتیں بھی ترک نہیں کر سکتے ،صرف اس لیے اپنا بچہ عالم نہیں بناتے کہ کل کھائے گا کہاں سے،افسوس۔۔۔۔

اللہ تعالی ہمیں جنت کا شوق اور جھنم کا خوف عطا فرمائے۔

درہم اور دینار کا غلام:

﴿۷﴾وَعَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَإِذَا شِيكَ فَلَا انْتُقِشَ .طُوبَى لِعَبْدٍ أَخَذَ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَشْعَثُ رَأْسُهُ مُغْبَرَّةٌ قَدَمَاهُ إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَة كَانَ فِي السَّاقَة وَإِن اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يشفع .رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا :۔دینار کا غلام درہم کا غلام،اچھے کپڑے کا غلام ہلاک ہوجائے۔اگر اسے عطا کیا جائے تو راضی ہوتا ہے اور اگر نہ عطا کیا جائے تو ناراض ہوتا ہے،تباہ وبرباد ہوجائے جب کانٹا لگے تو نہ نکلے ،خوشخبری ہو اس شخص کے لیے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے ہو اس کے

بال پراگندہ ہوں،اس کے قدم خاک آلود ہوں ،اگر پہرے میں ہوتو پہرے میں رہے اور اگر لشکر کے پیچھے ہوتو لشکر کے پیچھے رہے ،اگر وہ اجازت مانگے تو اجازت نہ دی جائے ،اگر وہ شفاعت کرے تو قبول نہ کی جائے۔

﴿اخرجه البخاری فی صحیحه،٨١/٦،حدیث رقم ٢٨٨٧،﴾

فوائد:۔

(١)......بہت ہی برا ہے ایسا شخص جو روپے، پیسے کو ہی اپنا آقا سمجھ لیں حالانکہ ایک مسلمان کو تو اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام ہونا چاہیے۔

(٢)......اچھے کپڑے پہنے کی خواہش سے مال کی طلب بڑھے گی ،ایک دن سفید ،کالا، نیلا، وغیرہ وغیرہ بہت سے کپڑے خریدنے پڑیں گے،اس لیے سنت کو اپنالیں اور ہمیشہ ہی سفید لباس پہنیں اگر آپ کے پاس صرف چار جوڑے بھی ہوں تو زندگی گزر جائے گی ،اور جو منع ہیں وہ تو پہننے کی خواہش ہی نہیں ہونی چاہیے جیسے کپڑا اگر ریشمی ہوتو وہ مرد کے لیے جائز نہیں، جو اس دنیا میں ریشم پہنے گا آخرت محروم ہو جائے گا۔

(٣)......دنیا قدر ضرورت کی ہو یہ مذموم نہیں بلکہ جو قدر ضرورت سے زیادہ ہو وہ مذموم ہے۔

(٤)......جب کوئی شخص روپے پیسے کے لیے بہت زیادہ محنت کرتا ہے پھر اس وہ سب کچھ پیسے ہی کو سمجھ لیتا ہے ماں، باپ، بہن، بھائی، دین، مذہب سب بھول جاتا ہے، اگر پیسہ ملے تو خوش ورنہ ناراض۔

(٥)......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے کانٹا چبے تو نہ نکالا جائے ،یعنی وہ تباہ وبرباد ہو جائے یا وہ اکیلا رہ جائے کہ کوئی اس کی مدد کرنے والا نہ ہو، یا ہوسکتا ہے اس سے مراد یہ ہو کہ وہ اکیلا رہ جاتا ہے۔

(٦)......وہ مجاہد بہترین ہے جسے اگر کہا جائے کہ رات کو چوکیداری کرو تو وہ ساری رات جاگتا

رہتا ہے اور ایک لمحہ کی بھی غفلت نہیں کرتا، تا کہ مسلمانوں کی جان و مال کی حفاظت ہو اور اگر اسے لشکر کے پیچھے رہنے کے لیے کہا جائے تو بھی خوب بہادری کے ساتھ پیچھے رہتا ہے اس سے نہیں ڈرتا کہ میں پیچھے رہ جاؤ گا۔اس کے مال کی کمی کی وجہ سے اسے کوئی گھر نہیں بلاتا، بہت غریبی کے باعث اس کی کوئی سفارش ہی قبول نہیں کرتا، اس غریب کے پاس اور کچھ نہیں فقط اللہ تعالی ہی جانتا ہے کہ اس کا دل کیسا اس کی محبت سے بھرا ہوا ہے اور اخلاص کی دولت اسے کس قدر زیادہ عطا کی گئی ہے، لوگ اس کی شفاعت قبول نہیں کرتے مگر اللہ تعالی کے نزدیک تو ایسا شخص بہت بڑا شفیع ہوگا۔اللہ تعالی ہمیں بھی اپنے ان بندوں میں شامل فرمائے اور شہادت کی موت نصیب فرمائے۔(آمین)

زوال بندۂ مومن بے زری سے نہیں:

﴿۸﴾وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم :فَوَاللَّهِ لَا الْفَقْرُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وتهلككم كَمَا أهلكتهم .مُتَّفق عَلَيْهِ

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم مجھے تم پر فقر کا خوف نہیں لیکن مجھے تم پر خوف ہے کہ دنیا تم پر پھیلا دی جائے گی جیسے کہ تم سے پہلے لوگوں پر پھیلا دی گئی تھی، پھر تم بھی اس میں رغبت کرنے لگو جیسے تم سے پہلے لوگوں نے اس میں رغبت کی، اور وہ تمھیں بھی ایسے ہلاک کردے جیسے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا۔

﴿اخرجه البخاری فی صحيحه، ۳۱۹/۷، حدیث رقم ۴۰۱۵، و مسلم فی صحيحه ۲۲۷۳/۴، حدیث رقم ۲۹۶۱/۶﴾

فوائد:۔

(۱)......مسلمان کا زوال غریبی سے نہیں ہوتا بلکہ اس کا زوال دنیا کی زیب وزینت سے ہوتا ہے اکثر جو لوگ دین سے دور ہوتے ہیں وہ مال ہی کی وجہ سے ہوتے ہیں

(۲)......غریبی میں جو کچھ ملتا ہے وہ امیری میں کہا، غریب لوگ مالداروں سے کئی سو سال پہلے جنت میں جائیں گے ،غریبوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوشخبری دی کہ دین تم میں رہے گا۔آقا علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا دین غریبوں سے ہی شروع ہوا تھا پھر یہ غریبوں میں ہی آجائے گا۔آج اگر آپ دیکھیں تو تقریبا تمام حافظ ،عالم ،مفتی ،غریبوں میں ہی ہیں ۔مالداروں کے پاس یہ عظمتیں کہا کہ وہ انبیاء کے وارث بنیں۔

(۳)......ایک بزرگ نے ایک نوجوان کو دیکھا اس کی ظاہری حالت بہت خراب تھی ،ان بزرگوں نے اس نوجوان میں کچھ معرفت کے آثار دیکھے تو اس کے قریب ہوئے اور کچھ روپے اس کے ہاتھ میں پکڑا دیے اور اس نوجوان کو کہا اس سے اپنی حالت بہتر کر لینا۔اس نوجوان نے کہا میں یہ حالت ہرگز نہیں بدلوں گا مجھے جو اس حالت میں ملتا ہے وہ پھر نہیں ملے گا۔

(۴)......غریبوں کے دل اکثر دکھی ہوتے ہیں حضرت موسی نے اللہ تعالی سے عرض کی یا اللہ تجھے کہاں تلاش کروں ،اللہ تعالی نے فرمایا: مجھے ٹوٹے دل والوں کے پاس تلاش کرو۔

(۵)......اگر ایک دین کا طالب علم جو خوب غریب ہو وہ اللہ تعالی کی محبت پر بیان کرے اور لوگوں کو بتائے کہ اللہ تعالی کے لیے انسان یہ یہ قربانیاں دے سکتا ہے تو یہ کہتے کہتے ہی اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگیں گے کیونکہ ان میں سے بے شمار قربانیاں وہ خود دے چکا ہے۔

(۶)......مدارس کے طلباء اکثر بہت غریب ہوتے ہیں ،ان کی قربانیوں کو کوئی فراموش نہیں کر سکتا ،میں نے ایک لڑکا دیکھا جس کا باپ فوت ہو چکا تھا ،اس کے گھر سے اسے کچھ بھی نہیں ملتا، اس کے پاس کپڑے دھونے کا صابن بھی نہیں تھا اس نے یوں ہی کپڑے بالٹی میں ڈالے اور چھت

پر ڈال دیے پھر وہی کپڑے پہن لیے۔ کچھ کے پاس نہانے کا صابن نہیں ہوتا، بلکہ میرا ایک دوست دو عیدوں پر لگاتار گھر نہیں گیا میں نے اس نے پوچھا کیوں نہیں گھر جا رہے تو اس نے بتایا میرے پاس کرایہ ہی نہیں ہے اور میرا گھر بہت دور ہے۔ ایک بیمار ہو گیا کئی دن یوں ہی لیٹا رہا میں نے پوچھا تو کہا کہ گھر جانا چاہتا ہوں مگر پیسے نہیں ہیں، انھیں اللہ کی محبت کے سوا کس نے روکا ہے کہ تین سال حفظ پھر آٹھ سال درس نظامی اور دو سال تخصص کے لیے دیں، پھر ہر طرف سے طعنہ کے مولوی بنے گا تو کھائے گا کہاں سے، ظلم تو یہ کہ بعض اوقات تو مدرسوں والے بھی کہہ دیتے ہیں ہم تمھیں کھلاتے ہیں کاش ان طلباء کو کوئی اللہ تعالی کی محبت سکھاتا مگر۔۔۔۔۔

اقبال نے کیا خوب کہا تھا

ہوتے ہیں مساجد میں صف آراں تو غریب
زعمت روزہ جو کرتے ہیں گوارا تو غریب
نام لیتا ہے کوئی ہمارا تو غریب
پردہ کرتا ہے کوئی تمہارا تو غریب
زندہ ہے ملت بیضاء غرباء کے دم سے

اے اللہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رزق بقدر کفایت کر دے:

﴿۹﴾ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا وَفِي رِوَايَةٍ كفافا .مُتَّفق عَلَيْهِ

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ ال محمد کا رزق بقدر کفایت کر دے۔

﴿اخرجه البخاری فی صحیحه، ۲۸۱/۱۱، حدیث رقم ٦٤٦٠، مسلم فی

صحیحه، ۲۲۸۱/٤، حدیث رقم ،۱۸۔۱۰۵۵﴾

فوائد:۔

(۱)......آل سے مراد اہل بیت یا آقا علیہ الصلوۃ والسلام کی اتباع کرنے والے ہوتے ہیں یہاں اس سے مراد امت محمدیہ کے خاص لوگ مراد ہے جیسے کے مرقاۃ شرح المشکاۃ میں ہے المراد بالآل خَوَاصُّ أُمَّتِهِ مِنْ أَرْبَابِ الْكَمَالِ (آل سے مراد آپ کے امت کے خواص ہیں جو ارباب کمال میں سے ہیں) یعنی بہت اعلی درجے کے متقی ان کے پاس بقدر کفایت ہی رزق ہوتا ہے۔

(۲)......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود دعا فرمائی:

اللّٰهُمَّ مَنْ آمَنَ بِی وَصَدَّقَنِی وَعَلِمَ أَنَّ مَا جِئْتُ بِهِ هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَقْلِلْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَحَبِّبَ إِلَيْهِ لِقَاءَكَ وَعَجِّلْ لَهُ الْقَضَاءَ۔رواه ابن ماجه والطبرانی

(اے اللہ جو مجھ پر ایمان لائے اور میری تصدیق کرے اور جانے کہ جو میں لایا ہو وہ تیرے نزدیک حق ہے تو اس کا مال اور اولاد کم کردے اور اس کے نزدیک اپنی ملاقات پسندیدہ فرمادے اور اس کی موت جلدی آجائے)

(۳)......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قَلِيلٌ يَكْفِيكَ خَيْرٌ مِنْ كَثِيرٍ يُطْغِيكَ (اتنا قلیل جو تیری بنیادی ضرورتوں کو پورا کردے اس کثیر سے بہتر ہے جو تجھے نافرمان کردے)

(۴)......لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ چند لوگ اس ہی کے سہارے کھا رہے ہیں اور یہ بھی اب کمانا چھوڑ دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوتُ (آدمی کے گناہ گار ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ جس کا رزق اس کے ذمے ہے

اسے کھلانا چھوڑ دے)

(۵)......بقدر کفایت کی کوئی مقدار معین نہیں ہر شخص کے اعتبار سے مقدار مختلف ہے۔

بقدر کفایت رزق پر قناعت والا کامیاب ہے:

﴿۱۰﴾وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو -رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا -قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :(قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا، وَقَنَّعَهُ اللَّهُ بِمَا آتَاهُ) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ کامیاب ہوگیا جو اسلام لایا اور اسے بقدر کفایت رزق عطا کیا گیا اور اللہ تعالی نے اسے اس بقدر کفایت رزق پر قناعت کی توفیق عطا فرمائی۔

﴿اخرجه مسلم فی صحیحه،۷۳۰/۲،حدیث رقم(۱۲۵_۱۰۵۳)﴾

فوائد:۔

(۱)......جیسے ایمان، تقوی، بقدر ضرورت رزق، اور اس پر صبر یہ چار نعمتیں مل گی اس پر اللہ کا بڑا فضل وکرم ہے وہ کامیاب ہوگیا۔

(۲)......قناعت کا معنی یہ کہ جتنا رزق ملا اسی پر قناعت کرتا ہے زیادہ طلب ہی نہیں کرتا اسے معلوم ہے کہ جو مقدر میں لکھا ہے اس سے زیادہ نہیں مل سکتا۔

اللہ تعالی ہمیں یہ چار نعمتیں نصیب فرمائے۔

انسان کا مال تین ہی طرح کا ہے:

﴿۱۱﴾وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :يَقُولُ الْعَبْدُ : مَالِي مَالِي .وَإِن مَاله مِنْ مَالِهِ ثَلَاثٌ :مَا أَكَلَ فَأَفْنَى أَوْ لَبِسَ فَأَبْلَى أَوْ أَعْطَى فَاقْتَنَى . وَمَا سِوَى ذَلِك فَهُوَ ذاهبٌ وتاركهُ للنَّاس ."رَوَاهُ مُسلم

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بندہ کہتا ہے میرا مال میرا مال، حالانکہ اس کا مال صرف تین میں سے ایک ہے(۱)......جو کھا کر ختم کر دے ، (۲)......پہن کر بوسیدہ کر دے،(۳)...... یا دے تو جمع کر دے جوان کے علاوہ ہے وہ تو جانے والا ہے اور وہ اسے لوگوں کے لیے چھوڑنے والا ہے۔

﴿اخرجه مسلم فی صحیحه، ٢٢٧٣/٤، حدیث رقم ٢٩٥٩/٤﴾

فوائد:۔

(۱)......اس حدیث میں لفظ العبد ہے یعنی غلام، غلام جو کچھ بھی کمائے وہ اس کی ملک نہیں بلکہ اس کے مالک ہی کی ملک ہوتا ہے یہ تعجب کی بات ہے کہ ہم اللہ کے غلام ہیں پر پھر بھی کہتے ہیں میرا مال میرا مال بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ یہ اللہ کا دیا ہوا مال ہے۔

(۲)......یعنی وہ شخص تکبر سے کہتا ہے میرا مال میرا مال جیسے آج کل بھی کچھ لوگ کہتے ہیں میرا گھر ،میری گاڑی، میرا پلاٹ، وغیرہ وغیرہ۔تمہارے پاس کیا ہے لوگوں کو ذلیل کرتے ہوئے حالانکہ وہ یہ نہیں جانتے کہ بلا وجہ شرعی حقارت مسلم حرام ہے۔

(۳)......انسان جو مال کھا لے ختم، جو مال کپڑے پر لگائے اسے پہنے وہ پرانا ہو جاتا ہے البتہ جو اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کرتا ہے وہ ہمیشہ باقی رہتا ہے اس لیے زیادہ سے زیادہ اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کرنا چاہیے۔

(۴)...... باقی مال یہی رہ جائے گا اور بندہ مر جائے گا اگر آگے کچھ پہنچا لیا تو ٹھیک ورنہ آخرت میں کچھ پاس نہیں ہوگا۔

تین چیزیں میت کے ساتھ جاتی ہیں:

﴿۱۲﴾وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ :

فَیَرجِعُ اثنَانِ وَیَبقَی مَعَهُ وَاحِدٌ یَتبَعُهُ أَهلُهُ وَمَالُهُ وَعَملُهُ فَیَرجِعُ أَهلُهُ وَمَالُهُ وَیَبقَی عمله ."مُتَّفق عَلَیهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میت کی پیروی تین چیزیں کرتی ہیں ان میں سے دولوٹ آتی ہیں ایک ساتھ رہ جاتی ہے۔(۱)......اہل ،(۲)......مال،(۳)......عمل پیروی کرتے ہیں اہل و مال واپس لوٹ آتے ہیں اور صرف اس کے اعمال اس کے ساتھ رہ جاتے ہیں

﴿اخرجه البخاری فی صحیحه،۱۱/۳۶۲،حدیث رقم ۶۵۱۴،و مسلم فی صحیحه،۴/۲۲۷۳،حدیث رقم ۵/۲۹۶۰﴾

فوائد:۔

(۱)......رشتہ دار دفنانے جاتے ہیں ،مال ساتھ جاتا ہے جس کے ذریعے کفن ،دفن ہوتا ہے اوردفن کرنے کے بعد،صرف عمل ہی ساتھ رہ جاتا ہے یادرکھیں کبھی مال ورشتہ داروں کے لیے اپنے عمل کوخراب نہ کریں کیونکہ یہ دونوں تو وہاں ساتھ نہیں دیں گے بلکہ وہاں توعمل ہی کام آئیں گے۔

(۲)......عمل قبر میں ساتھ ہوگا اگر وہ اچھا ہے تو پھر قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ورنہ دوزخ کے گھڑوں میں سے ایک گھڑا ۔

اپنے مال اچھا ہے یا وارث کا مال:

﴿۱۳﴾وَعَن عَبدِ اللَّهِ بنِ مَسعُودٍ -رَضِیَ اللَّهُ عَنهُ -قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ :أَیُّکُم مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَیهِ مِن مَالِهِ؟ قَالُوا :یَا رَسُولَ اللَّهِ !مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَیهِ مِن مَالِ وَارِثِهِ .قَالَ :(فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالَ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ . رَوَاهُ

الْبُخَارِیُّ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔تم میں سے کون ہے جسے اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال پسند ہو، صحابہ نے عرض کی ہم سب کو اپنے وارث کے مال سے اپنا مال زیادہ محبوب ہے بے شک تمہارا مال وہی ہے جو تم نے آگے بھیج دیا اور جو پیچھے رہ گیا وہ تو وارثوں کا مال ہے۔

﴿اخرجه البخاری فی صحیحه، ۲۶۰/۱۱، حدیث رقم ۶۴۴۲﴾

فوائد:۔

(۱)......اس لیے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ اپنے مال میں زیادتی کرے اور زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات کرے اپنے اہل وعیال پر عبادت کی نیت سے خرچ کرے تا کہ اس کا مال زیادہ سے زیادہ آخرت میں جمع ہو جائے۔

(۲)......وارثوں کے لیے چھوڑنے کا کم ہی انسان کو فائدہ ہوتا ہے اکثر ایسے ہوتا ہے کہ باپ کی محنتوں سے کمائی ہوئی دولت اولاد عیاشیوں میں اُڑا دیتی ہے۔

(۳)......جو ایک پیسہ بھی ہم خرچ کریں گے ہمیں وہاں ملے گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ)(البقرہ ۱۱۰)

(ترجمہ: اور جو تم نیکیوں میں سے آگے بھیج رہے ہو اللہ پاس اسے پالو گے۔)

(۴)......وہ تو اسی دن معلوم ہوگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ(الانفطار:۵)

(ترجمہ : ہر جان جان لے گی تو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا)

ابن آدم کہتا ہے میرا مال میرا مال:

﴿١٤﴾ وَعَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِيهِ -رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -قَالَ :أَتَيتُ النَّبِيَّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -وَهُوَ يَقْرَأُ (أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ) (التكاثر1 :) قَالَ :(يَقُولُ ابْنُ آدَمَ :مَالِي، مَالِي. قَالَ :(وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ !إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ، أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ، أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ ؟) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا وہ پڑھ رہے تھے (أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ) (التکاثر ۱) اور فرمایا ابن آدم کہتا ہے میرا مال میرا مال، اور فرمایا اے آدمی تیرے لیے صرف وہ ہے جو تو نے کھا کر ختم کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا یا صدقہ کر کے اس باقی رہنے دیا۔

﴿اخرجه مسلم فی صحیحه، ٢٢٧٣/٤، حدیث رقم ٢٩٥٨/٣﴾

فوائد:۔

(۱)......قَالَ تَعَالَى :(مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ) (النحل: ٩٦)

(ترجمہ: جو تمہارے پاس ہے وہ فنا ہو جائے گا اور جو اللہ کے پاس ہے باقی رہے گا)

(۲)......وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ :(مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ) (الحدید: ١١)

(ترجمہ: کون شخص ہے جو اللہ تعالی کو قرض حسنہ کے طور پر قرض دے، وہ اسے کے لیے اس قرض کو کئی گنا بڑھاتا رہے اور اس کے لیے اجر کریم ہے۔)

کثرت مال سے انسان غنی نہیں ہوتا:

﴿۱۵﴾ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفس .رواه مسلم

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
امیری بہت زیادہ زمین کا مالک ہونے سے نہیں ہوتی بلکہ امیری نفس کی امیر ہونے سے ہے۔

﴿اخرجه مسلم فی صحیحه، ۷۲۶/۲، حدیث رقم ۱۲۰ ـ ۱۰۵۱﴾

فائدہ:۔

(۱)......غنی حقیقی تو وہ نفس کا اس پر قناعت کرنا ہے جو اسے اس کے مولی نے عطا فرمایا ہے اور مزید طلب دنیا کی لالچ سے بچنا ہے۔ مرقاۃ کا یہ جملہ یاد رکھنے کے قابل ہے

فَمَنْ كَانَ قَلْبُهُ حَرِيصًا عَلَى جَمْعِ الْمَالِ، فَهُوَ فَقِيرٌ فِي حَقِيقَةِ الْحَالِ

جس کا دل مال جمع کرنے کا لالچی ہو وہ تو بے چارہ حقیقت میں فقیر ہے۔

(۲)......جس کا دل قناعت کرنے والا ہو اور جو اللہ تعالی نے اسے عطا فرمایا اس پر صبر و شکر کرنے والا ہو اسے تو کسی مالدار کی تعریفیں کرنے کی حاجت ہی نہیں جو اسے اللہ تعالی نے دیا وہ اسی پر راضی ہے اس سے بڑھ کر کون غنی ہے جو اللہ کے دیے پر راضی ہو۔

اللہ تعالی ہمیں قناعت کی دولت نصیب فرمائے اور صرف اپنا محتاج رکھے کسی نے کیا خوب کہا ہے

هی الدنیا اقل من القلیل　　　وعاشقها اذل من الذلیل

یہ دنیا قلیل سے بھی زیادہ قلیل ہے اور اس کا عاشق ذلیل سے بھی زیادہ ذلیل ہے

(۳)......دل کا غنی تو گزارے کی روزی سے زیادہ طلب نہیں کرتا، وہ اپنے آپ کو دنیا کی طلب میں نہیں تھکاتا یہاں تک کہ اس کی موت آجاتی ہے اور دنیا میں قلیل رزق پر ہی گزارا کرتا ہے اور آخرت میں ثواب عظیم حاصل کرتا ہے۔

(۴)......حدیث شریف میں ہے

الْقَنَاعَةُ كَنْزٌ لَا يَفْنَى (قناعت ایسا خزانہ ہے جو فنا نہیں ہوتا)

(۵)......قَالَ الطِّيبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ :وَيُمْكِنُ أَنْ يُرَادَ بِغِنَى النَّفْسِ حُصُولُ الْكِمَالَاتِ

الْعِلْمِيَّةِ وَالْعَمَلِيَّةِ

علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ الکاشف عن حقائق السنن میں فرماتے ہیں میں کہتا ہوں ممکن ہے غنیٔ نفس سے مراد کمالات علمیہ وعملیہ کا حصول ہو۔

پانچ باتیں پرخود عمل کرو یا دوسروں کو سکھاؤ:

﴿۱۶﴾عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ -رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ- قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مَنْ يَأْخُذُ عَنِّي هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ أَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ؟) قُلْتُ :أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ !فَأَخَذَ يَدِي فَعَدَّ خَمْسًا، فَقَالَ :(اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ، وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللَّهُ لَكَ تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ، وَأَحْسِنْ إِلَى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا، وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ ;فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكَ تُمِيتُ الْقَلْبَ) .رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :کون ہے جو مجھ سے یہ چند کلمات لے لے خود ان پر عمل کرے یا کسی ایسے کو سکھا دے جو ان پر عمل کرے، حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں ہوں (جو یہ کلمات آپ سے لوں گا) پھر انھوں نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور پانچ چیزیں گنوائی،

(۱)......حرام چیزوں سے بچو، لوگوں میں سب سے بڑے عبادت گزار بن جاؤ گے۔

(۲)......جو اللہ تعالی نے آپ کے مقدر میں لکھا ہے اس پر راضی ہو جائے لوگوں میں سب سے زیادہ غنی ہو جاؤ گے۔

(۳)......اور اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرو تو کامل مومن ہو جاؤ گے۔

(۴)......لوگوں کے لیے بھی وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو تب تم کامل مسلمان ہو جاؤ گے۔

(۵)......زیادہ ہنسنے سے بچو کیونکہ یہ دل کو مردہ کر دیتا ہے۔

﴿اخرجه الترمذی ، ٤٧٨/٤ ،حديث رقم ٢٣٠٥﴾

فوائد:۔

(۱)......جو خود کسی بات پر عمل نہیں کر سکتا اسے بھی چاہیے کہ وہ کم از کم دوسروں کو تو بتائے تا کہ وہ تو عمل کر سکیں۔

(۲)......بے عمل طلباء و علماء کو بھی چاہیے کہ کم از کم وہ تقوی والی باتیں لوگوں کو تو بتائیں تا کہ وہ تو متقی ہو جائیں پھر ان کی دعاؤں سے انشاء اللہ وہ بھی بدل جائیں گے مشہور واقعہ ہے کہ کسی نیک بزرگ نے کسی گناہ گار شخص کو اپنی تبلیغ و نیک صحبت سے نیک کر دیا، بعد میں وہ بزرگ نیک نہ رہے تو وہ شخص جو پہلے گناہ گار تھا اب نیک و متقی تھا اس نے ان کو بڑا فائدہ پہنچایا۔

(۳)......اگر آپ کی وجہ سے کوئی شخص نیک ہوگا تو یقیناً وہ نیک ہونے کے بعد جب بھی دعا کرے گا آپ کے لیے بھی کرے گا کہ یا اللہ جس نے مجھے تیری راہ پر چلا دیا اس پر رحم فرما انشاء اللہ اس کی دعاؤں سے آپ کے دل کی دنیا بھی بدل جائے گی۔

(۴)......حرام سے بچنے سے مراد یہ ہے کہ تمام ان چیزوں سے بچے جن سے شریعت نے بچنے کا حکم دیا ہے اور ہرگز وہ کام ترک نہ کرے جن کے کرنے کا شریعت نے حکم دیا ہے۔ کیونکہ فرائض کا ترک کرنا حرام، اور گناہ وغیرہ کرنا حرام،

(۵)......سب سے بڑا عبادت گزار وہ ہے جو اپنے فرائض کی پابندی کرے جیسے مرقاۃ میں ہے إِذْ لَا عِبَادَةَ أَفْضَلُ مِنَ الْخُرُوجِ عَنْ عُهْدَةِ الْفَرَائِضِ، (کیونکہ کوئی عبادت بھی فرائض کی ادائیگی سے افضل نہیں ہے) آج عوام نے فرائض چھوڑ دیے اور نوافل اور مستحب کاموں پر پورا

ضرور لگا دیا ہے، جس کے ذمے قضا نمازیں ہیں وہ انھیں نہیں ادا کرتا بلکہ علم حاصل کرنے میں لگا ہے یا بہت بڑی بڑی نفلی عبادات میں لگا ہے۔ یا اس کے ذمے زکوۃ ہے یا لوگوں کے حقوق ہے اور وہ زکوۃ ادا نہیں کرتا بلکہ مدارس اور مساجد بنا تا رہتا ہے گھر والوں بیوی بچوں کے حقوق ادا نہیں کرتا فقراء کو کھانا کھلاتا ہے (یہ مرقات میں جو ہے اس کا خلاصہ ہے)

(٦)......وَقَالَ السَّيِّدُ عَبُدُ الْقَادِرِ الْجِبلِيُّ :اعْلَمْ أَنَّ الْقَسَمَ لَا يَفُوتُكَ بِتَرُكَ الطَّلَبِ، وَمَا لَيُسَ بِقَسُمٍ لَا تَنَالُهُ بِحِرُصِكَ فِي الطَّلَبِ، وَالْجَدِّ وَالِاجُتِهَادِ،

سید عبد القادر جیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جان لو! کہ جو تمہارے مقدر میں ہے وہ تمہارے طلب نہ کرنے سے فوت نہیں ہوگا، اور جو تمہارے مقدر میں نہیں وہ طلب میں حرص اور کوشش اور محنت سے تمھیں نہیں مل سکتا۔

(٧)...... پڑوسیوں سے اچھا سلوک پر ایک حدیث میں ہے

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُم حَتَّى يَأْمَنَ جَارُهُ بَوَائِقَهُ

کوئی اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہوسکتا جب تک اس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو، اگرچہ پڑوسی برا بھی کرے تو بھی اس سے اچھا سلوک کرو۔

(٨)...... جو اپنے لیے پسند کرتے ہیں وہی دوسرے کے لیے پسند کریں کافر کے لیے پسند کریں کہ یہ مسلمان ہو جائے فاسق کے لیے پسند کریں کہ یہ توبہ کرلے۔ حدیث شریف میں ہے

لَا يُؤُمِنُ أَحَدُكُمُ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّهُ لِنَفُسِه

ِ(کوئی اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے)

(٩)......زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہوتا ہے یعنی پھر تقوی کی باتیں اثر نہیں کرتی اللہ تعالی کی محبت و خوف سے آنسو نہیں آتے۔

عبادت کے لیے وقت نکالو ورنہ:

﴿۱۷﴾وَعَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ :ابْنَ آدَمَ! تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَأَسِدَّ فَقْرَكَ، وَإِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسِدَّ فَقْرَكَ) . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :اے ابن آدم میری عبادت کے لیے فارغ ہو جا میں تیرے دل کو غنا سے بھر دوں گا، اور تیری غریبی دور کردوں گا، اور اگر تو یہ نہ کرے گا تو تیرے ہاتھ کام کاج سے بھر دوں گا۔اور تیری فقیری کو ختم نہیں کروں گا۔

﴿اخرجه مسلم فی صحیحه،۱۳۷۲/۲،حدیث رقم ۴۱۷۰﴾

فوائد:۔

(۱)......اے انسان تو آدم علیہ السلام کی اولاد ہے اور وہ تو بہت بڑے عبادت گزار تھے تو بھی اب توبہ کر اور اللہ تعالی کے عبادت کے لیے اپنے دل کو خالی کر لے تا کہ تجھے دوران عبادت وہ دنیاوی خیالات نہ آئیں۔

(۲)......جب تو ایسا کرے گا تو میں اللہ تعالی تیرے دل کو علوم و معارف سے بھر دے گا اور تیرے دل اس کے سوا ہر ایک سے غنی ہو جائے گا۔

(۳)......ایسا کرے گا تو اللہ تعالی تیری ضروریات کو خود ہی پورا کر دے گا تجھے لوگوں کے پاس نہیں جانا پڑے گا نہ ہی تجھے لوگوں کی محتاجی ہوگی۔

(۴)......اگر تو ایسا نہیں کرے گا یعنی اگر دنیا سے اعراض نہیں کرے گا اور اللہ تعالی کے عبادت کے لیے وقت نہیں نکالے گا تو اللہ تعالی تیرے لیے اتنے کام پیدا کر دے گا کہ تو ایک سے فارغ

ہوگا دوسرا کرے گا پھر تیسرا پر تیرا بنے گا کچھ نہیں، جیسے آج کل کام کے لیے کبھی کراچی، کبھی لاہور ہر جگہ پھر پھر کر بھی کچھ نہیں بنتا۔اللہ تعالی ہمیں اپنی راہ کا مسافر رکھے۔

نیکی کرنا آسان ہے گناہ سے بچنا مشکل ہے:

﴿۱۸﴾وَعَنْ جَابِرٍ -رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -قَالَ :ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -بِعِبَادَةٍ وَاجْتِهَادٍ، وَذُكِرَ آخَرُ بِرِعَّةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :(لَا تَعْدِلُ بِالرِّعَّةِ) . (يَعْنِي الْوَرَعَ) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا جو عبادت اور خوب اعمال صالحہ کی کوشش کرتا تھا، اور دوسرے شخص کا ذکر کیا گیا جو گناہوں سے بچتا تھا، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فقط عبادت تقوی کے برابر نہیں ہوسکتی۔

﴿اخرجه الترمذی فی السنن ،٤/٥٧٧،حدیث رقم ٢٥١٩﴾

فوائد:۔

(۱)......دو اشخاص کا ذکر کیا گیا ایک بہت عبادت کرتا تھا مگر گناہوں سے بچتا نہیں تھا دوسرا عبادت تو بہت زیادہ نہیں کرتا تھا صرف فرائض، واجبات، سنتوں کو پورا کرتا تھا مگر ہمیشہ گناہوں سے بچتا تھا اس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ فرمایا گناہوں سے بچنا افضل ہے صرف عبادت کرنا تو بہت آسان ہے

(۲)......گناہ کو چھوڑنا مشکل ہے اس لیے اس پر خوب محنت کریں تاکہ گناہ چھوڑنے کی عادت ہو جائے اللہ تعالی ہمیں تقوی کی یہ عظیم نعمت عطا فرمائے۔

(۳)......مرقات میں ہے:

فَإِنَّ الْوَرَعَ أَفْضَلُ مِنْ كُلِّ خَصْلَةٍ

(بے شک گناہوں سے بچنا ہر خصلت سے زیادہ افضل ہے)

پانچ چیزوں سے پانچ سے پہلے غنیمت جان:

﴿۱۹﴾وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ " :اغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ :شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ، وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ "رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا.

حضرت عمرو بن میمون الاودی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت جان۔

(۱)......بڑھاپے سے پہلے جوانی کو

(۲)......بیماری سے پہلے صحت کو

(۳)......فقر سے پہلے غنا کو

(۴)......مصروفیت سے پہلے فراغت کو

(۵)......زندگی کو موت سے پہلے

﴿اخرجه البغوی فی شرح السنة، ۲۲۴/۱۴، حدیث رقم ۴۰۲۱﴾

فوائد:۔

(۱)......ابھی جو تمہارے حالت ہے اسے مستقبل میں آنے والی حالت سے پہلے ہی غنیمت جان لو، اور اللہ تعالیٰ کی عبادت ورضامندی میں اسے صرف کرو۔

(۲)......جوانی میں خوب عبادت کرنے کی قوت ہوتی ہے جبکہ بڑھاپے میں تو اکثر نماز بھی

کھڑے ہو کر نہیں پڑھی جاتی ۔آج کل تو بعض نوجوان بھی بیٹھ کر نوافل پڑھتے ہیں اس طرح ثواب آدھا ہو جاتا ہے انھیں چاہیے کہ کھڑے ہو کر ہی پڑھیں ۔

(۳)......اگر کوئی شخص بوڑھا ہے مگر صحت مند ہے تو اسے غنیمت جانے یہ نہ ہو کل بیمار ہو جائے ۔

(۴)......جب اللہ تعالی نے تمھیں اس قدر مال دیا ہے کہ اس میں سے صدقہ ،خیرات نکال سکتے ہو تو اسے غنیمت جانو ، یہ نہ ہو کہ کل چند پیسے بھی ہاتھ میں نہ رہیں ۔

(۵)......اگر تم بوڑھے ہو اور بیمار بھی اور تمہارے پاس مال بھی نہیں تو پھر بھی اس وقت کو غنیمت جانو ، کہ ابھی ذکر وغیرہ کے ذریعے تم بہت سی نیکیاں کر سکتے ہو اگر مر جاؤ تو نیکیوں کو سلسلہ ختم ہو جائے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن کی زندگی خیر ہی ہے اگر مصیبت آئے تو صبر پر ثواب ملتا ہے اگر نعمت ملے تو شکر کرنے پر ثواب ملتا ہے ۔

ضروری بات:

نیکی کا صرف یہ مطلب نہیں کہ ہر وقت نوافل پڑھتا رہے یا ذکر کرتا رہے بلکہ ہر وہ کام جو اللہ کی رضا کے لیے ہو نیکی ہے اس پر ثواب ملے گا۔

ماں باپ کی خدمت اگر اللہ تعالی کے حکم کی وجہ سے ہو، بیوی سے حسن سلوک سنت کی نیت سے ہو، بچوں کی پرورش اچھا مسلمان بنانے کی نیت سے ہو، کاروبار یا نوکری گھر والوں کو حلال کھلانے کی نیت سے ہو، تو یہ بھی نیکی ہی ہے، اکثر بھائی کہتے ہیں کہ ہم کیسے عبادت کے لیے وقت نکالے گھر والوں کو کھلانا بھی ہے ۔یاد رکھیں مسلمان کی نیت ہی سے اسے ثواب ملتا ہے جیسی نیت ویسی ہی جزا کوئی بھی اچھا کام اگر عبادت کی نیت سے کرے تو ثواب ملے گا۔

آخر کب عبادت شروع کرو گے:

﴿۲۰﴾وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ -رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -قَالَ ":

مَـا يَنتَظِرُ أَحَدُكُمْ إِلَّا غِنًى مُطْغِيًا، أَوْ فَقْرًا مُنْسِيًا، أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا، أَوْ هَرَمًا مُفْسِدًا، أَوْ مَـوْتًـا مُجْهِزًا، أَوِ الدَّجَّالَ، فَالدَّجَّالُ شَرٌّ غَائِبٌ يُنْتَظَرُ، أَوِ السَّاعَةَ، وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ "رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک سرکش کر دینے والے غنا، یا عبادت کو بھی بھولا دینے والے فقر، یا مرض مفسد یا بے عقل کر دینے والے بڑھاپے کا، یا اچانک موت کا، یا دجال کا جو غالب شر ہے جس کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ یا قیامت کا اور قیامت بڑی ڈرانے والے اور خوفناک ہے۔

﴿اخرجه الترمذی فی السنن ،٤٧٨/٤ ،حديث رقم ٢٣٠٦﴾

فوائد:۔

(۱)...... یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توبیخ کے لیے فرمائی کہ کب اپنے رب کی عبادت کرو گے، ابھی بدن کی قوت تمہارے پاس ہے کل نہیں ہو گی تو کیسے عبادت کرو گے، ابھی فرصت ہے اور تم عبادت نہیں کر رہے کل بہت سی مصروفیات کے ساتھ کیسے عبادت کرو گے۔

(۲)...... "إِلَّا غِنًى مُطْغِيًا "أَيْ :جَاعِلُكَ طَاغِيًا عَاصِيًا مُجَاوِزًا لِلْحَدِّ

مرقات میں ہے (غنی مطغیا یعنی وہ غنی جو تجھے سرکش، عاصی اور شریعت کی حدود کو پار کرنے والا) عموما مال سرکش کر دیتا ہے اور اللہ تعالی سے باغی کر دیتا ہے۔

(۳)...... مرض بعض اوقات اتنا شدید ہوتا کہ جسم میں بالکل طاقت نہیں رہتی اس میں عبادت کرنا بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔

(۴)...... بہت ہی زیادہ فقیری ہو کہ بالکل کھانے، پینے کے لیے ہی کچھ نہ ہو تو وہ بھی اللہ تعالی کی فرمان برداری کو بھولا دیتی ہے۔

(۵)......مفند :(إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ) (یوسف:۹٤)

(ترجمہ:(حضرت یوسف علیہ السلام کے والد نے فرمایا تھا) بے شک میں یوسف کی خوشبو پا رہا ہوں اگر تم مجھے بڑھاپے کی وجہ سے بہکا ہوا خیال نہ کرو۔)

(٦)......جب بالکل عقل ہی کام نہیں کرے گی تو کیا کرو گے تو عبادات میں بھی کثرت سے غلطیاں کرو گے۔

(۷)......خلاصہ یہ کہ ہر شخص کسی نہ کسی چیز کے انتظار میں ہے کہ یہ ہو جائے پھر عبادت کیا کروں گا۔جیسے داڑھی رکھنے کے لیے بعض نوجوان کہتے ہیں شادی کے بعد رکھیں گے، عام لوگ کہتے ہیں سرکاری نوکری مل جائے پھر اللہ اللہ کیا کریں گے۔جیسے طلباء کہتے ہیں دورہ حدیث شریف کے بعد خارجی مطالعہ کریں گے۔

بس چاہیے کہ کسی چیز کا انتظار نہ کریں بلکہ جو وقت ہے اس میں دین کا کام کرتے جائیں۔

دنیا لعنتی ہے:

﴿۲۱﴾وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -قَالَ " :أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا، إِلَّا ذِكْرُ اللَّهِ وَمَا وَالَاهُ، وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ "

.رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

دنیا لعنتی چیز ہے جو اس میں ہے وہ لعنتی ہے، سوائے اللہ تعالی کے ذکر کے اور جو اس کے قریب کر دے یا عالم اور دین کا طالب علم۔

﴿اخرجه الترمذی فی السنن ،٤/٤٨٥ ،حدیث رقم ۲۳۲۲ ،وابن ماجه فی السنن

،۲/۱۳۷۷،حدیث رقم ۴۱۱۲﴾

فوائد:۔

(۱)......دنیا کی وہ اشیاء ملعون ہیں جو اللہ تعالی کے ذکر سے دور کردیں

(۲)......جو اللہ تعالی کے قریب کردیں وہ ملعون نہیں ہیں یعنی نیک اعمال اور افعال قرب

(۳)......(علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ الکاشف عن حقائق السنن میں اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں

۔فَلَيْسَتْ وَسَائِلُ الْعِبَادَاتِ مِنَ الدُّنْيَا كَأَكْلِ الْخُبْزِ مَثَلًا لِلتَّقْوِّى عَلَيْهَا، وَإِلَيْهِ الْإِشَارَةُ لِقَوْلِهِ :الدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْآخِرَةِ، وَقَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ وَمَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا مَا كَانَ لِلَّهِ مِنْهَا

دنیا میں عبادات کے وسائل مثلا روٹی کھانا۔۔۔۔۔۔

وغیرہ مذموم نہیں اسی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قول میں اشارہ فرمایا: دنیا آخرت کی کھیتی ہے اور اپنے قول میں دنیا ملعون ہے اور جو اس میں ہے وہ ملعون ہے سوائے اس کے جو اس میں اللہ کے لیے ہے۔

(۴)......اس کی شرح میں مرقات وشرح طیبی میں ہے أَنَّ الْمَعْنَى بِالْعَالِمِ وَالْمُتَعَلِّمِ الْعُلَمَاءُ بِاللَّهِ الْجَامِعُونَ بَيْنَ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ، فَيُخْرِجُ مِنْهُ الْجُهَلَاءَ وَالْعَالِمَ الَّذِي لَمْ يَعْمَلْ بِعِلْمِهِ، وَمَنْ تَعَلَّمَ عِلْمَ الْفُضُولِ وَمَا لَا يَتَعَلَّقُ بِالدِّينِ

علماء اور متعلم س مراد ایسے اللہ والے علماء ہیں جو علم وعمل کے جامع ہو پس اس سے جاہل لوگوں اور ایسے علماء کو اس فضیلت سے نکال دیا جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتے ،اور جو لوگ فضول علوم حاصل کرتے ہیں اور جو ایسا علم سیکھتے ہیں جو دین اسلام کے متعلق نہیں۔

(۵)......ایک حدیث میں ہے الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا أَمْرًا بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهْيًا عَنْ مُنْكَرٍ أَوْ ذِكْرَ اللَّهِ

دنیا اور جو اس میں ہے وہ لعنتی ہے سوائے نیکی کا حکم دینے والے کے اور برائی سے روکنے والے کے اور اللہ کے ذکر کے۔

عنداللہ دنیا کی وقعت:

﴿۲۲﴾وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ -رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ "رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :اگر دنیا کی اہمیت اللہ کی بارگاہ میں مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو اس دنیا میں کافر کو ایک گونٹ پانی بھی نہ پلاتا۔

﴿اخرجه الترمذی فی السنن ،٤/٤٨٥،حدیث رقم ٢٣٢٠﴾

فوائد:۔

(۱)......دنیا کی قلت وحقارت کی وجہ سے مچھر کے پر کی مثال دی۔یعنی اگر ذرا سی بھی اہمیت ہوتی۔

(۲)......("شَرْبَةَ مَاءٍ ") أَيْ :يَمْنَعُ الْكَافِرَ مِنْهَا أَدْنَى تَمَتُّعٍ، فَإِنَّ الْكَافِرَ عَدُوُّ اللَّهِ، وَالْعَدُوُّ لَا يُعْطِى شَيْئًا مِمَّا لَهُ قَدْرٌ عِنْدَ الْمُعْطِي فَمِنْ حَقَارَتِهَا عِنْدَهُ لَا يُعْطِيهَا لِأَوْلِيَائِهِ، كَمَا أَشَارَ إِلَيْهِ حَدِيثُ " :إِنَّ اللَّهَ يَحْمِي عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ عَنِ الدُّنْيَا، كَمَا يَحْمِي أَحَدُكُمُ الْمَرِيضَ عَنِ الْمَاءِ "، وَحَدِيثُ " :مَا زُوِيَتِ الدُّنْيَا عَنْ أَحَدٍ إِلَّا كَانَتْ خِيَرَةً لَهُ "

پانی کا گھونٹ یعنی اللہ تعالی کافر کو دنیا سے تھوڑا سا بھی نفع نہ اٹھانے دیتا کیونکہ کافر اللہ تعالی کا

دشمن ہے اور دینے والا دشمن کو کبھی قابل قدر شی نہیں دیتا اور دنیا اتنی حقیر ہے اس لیے یہ دنیا اپنے اولیاء کو نہیں دیتا۔آج کل کے نام نہاد اولیاء ہونے کا دعوی کرنے والوں پر مجھے حیرت ہے وہ تو روپے، پیسے پر مرتے ہیں اللہ تعالی ان کے شر سے مسلمانوں کو بچائے۔

(۳)......وَقَالَ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -لِعُمَرَ " :أَمَا تَرْضَى أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: کیا تم اسی بات پر خوش نہیں کہ ان کفار کے لیے دنیا ہو اور ہمارے لیے آخرت ہو۔

(۴)......قَالَ تَعَالَى :(وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِلْأَبْرَارِ) (آل عمران :۱۹۸)

(ترجمہ :اور جو کچھ اللہ تعالی کے پاس ہے وہ نیک لوگوں کے لیے بہت ہی اچھا ہے)

(وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَى) (طه :۱۳۱)

اللہ تعالی فرماتا ہے:(ترجمہ:اور آپ کے رب کا رزق بہتر اور باقی رہنے والا ہے)

دنیا جمع نہ کرو ورنہ اس سے محبت ہو جائے گی:

﴿۲۳﴾وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ -رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوا فِي الدُّنْيَا ."رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي (شُعَبِ الْإِيمَانِ).

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :باغات کو اختیار نہ کرو ورنہ تم دنیا میں رغبت کرنے والا بن جاؤ گے۔

﴿اخرجه الترمذی فی السنن ،۴۸۸/۴،حدیث رقم ۲۳۲۸،البیهقی فی شعب الایمان ،۳۰۴/۷،حدیث رقم ۱۰۳۱۹﴾

فوائد:۔

(۱)......وَقَالَ الطِّيبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ :الْمَعْنَى لَا تَتَوَغَّلُوا فِي اتِّخَاذِ الضَّيْعَةِ فَتُلْهُوَا بِهَا عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ . علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: باغات، زمینیں بنانے میں بہت محنت نہ کرو ورنہ وہ تمھیں اللہ کے ذکر سے غافل کر دیں گی، اللہ تعالی نے اپنے نور کے حامل لوگوں کے بارے میں ارشاد فرمایا:

قَالَ تَعَالَى :(رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ) (النور :۳۷)
(ترجمہ: ایسے آدمی جنھیں تجارت اور بیع بھی اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی)۔

جو آخرت سے محبت کرے گا اس کی دنیا کو نقصان ہوگا:

﴿۲۴﴾وَعَنْ أَبِي مُوسَى -رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :مَنْ أَحَبَّ دُنْيَاهُ أَضَرَّ بِآخِرَتِهِ، وَمَنْ أَحَبَّ آخِرَتَهُ أَضَرَّ بِدُنْيَاهُ، فَآثِرُوا مَا يَبْقَى عَلَى مَا يَفْنَى ."رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي (شُعَبِ الْإِيمَانِ).

حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔جو اپنی دنیا سے محبت کرتا ہے وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچا لیتا ہے اور جو اپنی آخرت سے محبت کرتا ہے وہ اپنی دنیا کو نقصان پہنچا لیتا ہے پس تم باقی رہنے والی آخرت کو اس فنا ہونے والی دنیا پر ترجیح دو۔

﴿اخرجه احمد فی المسند، ۴۱۲/۴،والبیهقی فی شعب الایمان ۲۸۸/۷، حدیث رقم ۱۰۳۳۷﴾

فوائد:۔

(۱)......جو شخص دنیا سے ایسی محبت کرے تو اللہ تعالی کی محبت پر بھی غالب آ جائے تو وہ آخرت کو

نقصان پہنچائے گا اسے آخرت میں وہ درجہ نہیں ملے گا۔ کیونکہ اس کا ظاہر و باطن دنیا میں مشغول ہوگا تو اپنے مولی کی عبادت اور آخرت کی فکر کے لیے وقت ہی نہیں ملے گا۔

(۲)......دنیا اور آخرت ایک دوسرے کی ضدیں ہیں یہ ان دونوں کی محبت ایک دل میں نہیں جمع ہوسکتی۔

(۳)......اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

أَجُوعُكُمْ فِي الدُّنْيَا أَشْبَعُكُمْ فِي الْعُقْبَى، وَرُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْأُخْرَى ."

وَقَالَ تَعَالَى فِي حَقِّ السَّاعَةِ (خَافِضَةٌ رَافِعَةٌ) (الواقعة :۳)

دنیا میں زیادہ بھوکا رہنے والا آخرت میں شکم سیر ہوگا، اور اکثر..........

اور اللہ تعالی نے آخرت کے بارے میں فرمایا: (وہ قیامت کسی کو اونچا کردینے والی اور کسی کو نیچا کردینے والی ہے)

(۴)......وَرَوَى الْخَطِيبُ فِي الْجَامِعِ، عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوعً

"خَيْرُكُمْ مَنْ لَمْ يَتْرُكْ آخِرَتَهُ لِدُنْيَاهُ وَلَا دُنْيَاهُ لِآخِرَتِهِ وَلَمْ يَكُنْ كَلًّا عَلَى النَّاسِ "

خطیب بغدادی نے جامع میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی دنیا کی وجہ سے آخرت کو ترک نہ کرے اور نہ ہی اپنی آخرت کے لیے جائز دنیا کو بھی چھوڑ دے اور لوگوں کے سہارے پر نہ رہ جائے۔

درہم اور دینار کا غلام لعنتی ہے:

﴿۲۵﴾وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ -رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -قَالَ ":
لُعِنَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ ."رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لعنتی ہے دینار کا بندہ اور لعنتی ہے درہم کا بندہ

﴿اخرجه الترمذی فی السنن ،٤/٥٠٧،حدیث رقم ٢٣٧٥﴾

فوائد:۔

(ا)......یعنی مسلمان کوتو ہر کام اللہ تعالی کی رضا کے لیے کرنا چاہیے پر روپے، پیسے کا غلام سب کام پیسے ہی کے لیے کرتا ہے۔

﴿٢٦﴾وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ -رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ- قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ "رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو بھوکے بھیڑیے جنھیں بکریوں کے ریوڑ میں بھیج دیا جائے وہ اس ریوڑ میں اتنا نقصان نہیں پہنچاتے ،جتنی مال وعزت کی لالچ مسلمان کے دین کو نقصان پہنچاتی ہے۔

﴿اخرجه الترمذی فی السنن ،٤/٥٠٨،حدیث رقم ٢٣٧٦،واحمد فی المسند ،٣/٤٦٠﴾

فوائد:۔

(ا)......بھیڑیے تو ہوتے ہیں خونخوار ہیں اگر بھوکے ہو تو کتنے خونخوار ہوں گے۔

(۲)......کثیر مال کی خواہش اس لیے منع ہے کیونکہ وہ شھوات پوری کرنے کا ذریعہ ہے جو گناہ کرنا چاہے آسانی سے کر لیتا ہے۔

(۳)......انسان کا دین بکریوں کی طرح نازک ہے مال وعزت کی حرص بھیڑیوں سے بھی زیادہ اس دین کو نقصان پہنچاتی ہے۔

جسم یا عمارت پر خرچ کرنے میں ثواب نہیں:

﴿۲۷﴾وَعَنْ خَبَّابٍ -رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -قَالَ: "مَا أَنْفَقَ مُؤْمِنٌ مِنْ نَفَقَةٍ إِلَّا أُجِرَ فِيهَا، إِلَّا نَفَقَتَهُ فِي هَذَا التُّرَابِ "رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

حضرت خباب رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن جو بھی مال خرچ کرتا ہے اسے اس پر ثواب دیا جاتا ہے سوائے اس خرچ کے جو وہ اس مٹی پر کرتا ہے۔

﴿اخرجہ الترمذی فی السنن، ۵۸۲/۴،حدیث رقم ۲۴۸۳،ابن ماجہ فی السنن،۱۳۹۳/۲﴾

فوائد:۔

(۱)...... "(فِي هَذَا التُّرَابِ ") أَيِ :الْبِنَاءِ فَوْقَ الْحَاجَةِ وَهَذَا لِلتَّحْقِيرِ، وَقِيلَ :التُّرَابُ كِنَايَةٌ عَنِ الْبَدَنِ وَمَا يَحْصُلُ لَهُ مِنَ اللَّذَّةِ الزَّائِدَةِ عَلَى قَدْرِ الضَّرُورَةِ الدِّينِيَّةِ وَالدُّنْيَوِيَّةِ.

فی ہذا التراب یعنی عمارت جو ضرورت سے زیادہ ہو اور یہ تحقیر کے لیے فرمایا: اور کہا گیا ہے کہ مٹی بدن انسانی سے کنایہ ہے اور جو لذت زائدہ اسے دنیاوی و دینی ضرورت سے زائد حاصل ہوتی ہے۔

﴿۲۸﴾وَعَنْ أَنَسٍ -رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ": النَّفَقَةُ كُلُّهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيهِ ."رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ :هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمام خرچ

اللہ کی راہ کی میں (ہوسکتا) ہے سوائے (ضرورت سے زائد) جو عمارت ہو کیونکہ اس میں کوئی خیر نہیں ہے۔

﴿اخرجه الترمذی فی السنن، ٥٦١/٤، حدیث رقم ٢٤٨٢﴾

فوائد:۔

(۱)......یعنی جس بھی چیز میں نیکی کے ارادے سے مال خرچ کیا جائے تو فی سبیل اللہ خرچ ہو گیا اس پر ثواب ملے گا سوائے یہ کہ ضرورت سے زائد عمارت بنادی جائے کیونکہ اس میں کوئی دین کا فائدہ نہیں عموما دیکھا گیا کہ لوگ مدرسے بہت بڑے بنا لیتے ہیں مگر پڑھائی اتنی بڑی نہیں کرواتے انھیں سوچنا چاہیے۔

(۲)......بڑی عمارات بنانے میں اسراف ہے اور اللہ تعالی اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا،

(۳)......بعض لوگ ہر نیکی کا کام ہی جو زیادہ بڑے پیمانے پر کیا جائے اسے اسراف کہہ دیتے ہیں مرقات میں ہے

وَأَمَّا النَّفَقَةُ فَلَا يُتَصَوَّرُ فِيهَا السَّرَفُ لِأَنَّهَا مِنْ بَابِ الْإِطْعَامِ وَالْإِنْعَامِ، وَكُلٌّ مِنْهُمَا خَيْرٌ، سَوَاءٌ وَقَعَ الْمُسْتَحِقُّ أَوْ غَيْرُهُ مِنَ الْأَنَامِ،

جو نفقہ جس میں میں اسراف کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا وہ کھانا کھلانا اور انعام کرنا یہ دونوں کام تو سراپا خیر ہیں، برابر ہے انعام وکھانا لوگوں میں سے مستحق کو ملے یا غیر مستحق کو۔

ایک خادم اور ایک سواری اللہ کی راہ میں کافی ہے:

﴿۲۹﴾وَعَنْ أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ -رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ- قَالَ :عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ " :إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ "

رَوَاهُ أَحۡمَدُ، وَالتِّرۡمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ، وَابۡنُ مَاجَهۡ

حضرت ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی تجھے تمام مال میں سے ایک خادم اور ایک اللہ تعالی کے راستے میں سفر کے لیے سواری کافی ہے۔

﴿اخرجه الترمذی فی السنن، ٤/٤٨٨، حدیث رقم ٢٣٢٧﴾

فوائد:۔

(۱)......خادم جس کی تمھیں صرف میں ضرورت ہوتی ہے اور سواری جس پر تم جہاد، حج اور علم دین کے لیے سفر کرلو۔

ابن آدم کا تین ہی چیزیں ہیں:

﴿۳۰﴾وَعَنۡ عُثۡمَانَ رَضِیَ اللَّهُ عَنۡهُ أَنَّ النَّبِیَّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ- قَالَ " :لَيۡسَ لِابۡنِ آدَمَ حَقٌّ فِی سِوَى هَذِهِ الۡخِصَالِ :بَيۡتٌ يَسۡكُنُهُ، وَثَوۡبٌ يُوَارِی بِهِ عَوۡرَتَهُ، وَجِلۡفُ الۡخُبۡزِ وَالۡمَاءِ ."رَوَاهُ التِّرۡمِذِیُّ.

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :ابن آدم کا ان خصال کے علاوہ حق (یعنی حاجت) نہیں ہے(۱)......ایسا گھر جس میں رہ سکے ،(۲)......اتنا کپڑا جس سے شرم گاہ کو چھپا سکے(۳)......روٹی (بغیر سالن کے) اور پانی۔

﴿اخرجه الترمذی فی السنن، ٤/٤٩٤، حدیث رقم ٢٣٤١﴾

فوائد:۔

(۱)......یعنی اگر یہ حلال طریقے سے کما کر بنالے تو ان کو حساب نہیں ہوگا، اتنا گھر کہ سردی، گرمی سے بچ سکے چاہے ذاتی ہو چاہے کرائے کا، اتنا کپڑا جس سے شرم گاہ چھپ جائے چاہے نیا ہو یا

پرانا ہو، سستا ہو یا مہنگا ہو۔صرف سوکھی روٹی اور پانی۔

لوگ بھی محبت کریں اور اللہ تعالی بھی محبت کریں۔۔؟؟

﴿۳۱﴾وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ -رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللَّهِ! دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا أَنَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِي اللَّهُ وَأَحَبَّنِي النَّاسُ .قَالَ " :ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللَّهُ، وَازْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ "رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) مجھے کسی ایسے عمل کی رہنمائی فرمائیں جب میں اس پر عمل کرلو اللہ تعالی بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا سے بے رغبت ہو جا اللہ تعالی تجھ سے محبت کرے گا اور جو لوگوں کے پاس ہے اس سے بے رغبت ہو جا لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔

﴿اخرجه ابن ماجه فی السنن ،۱۳۷۳/۲،حديث رقم ٤١٢٠﴾

فوائد:۔

(ا)......صحابی نے عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) مجھے ایس عمل بتادیں جو محبت کے باب میں جامع اور نافع ہو۔آپ نے فرمایا دنیا کی محبت چھوڑ دے اس کی زائد طلب سے اعراض کر لوگ تجھ سے محبت کرے گا۔

آقا علیہ الصلوۃ والسلام کے نزدیک دنیا کی وقعت:

﴿۳۲﴾وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ -رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَامَ عَلَى حَصِيرٍ، فَقَامَ وَقَدْ أَثَّرَ فِي جَسَدِهِ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ :لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَبْسُطَ لَكَ وَنَعْمَلَ فَقَالَ " :مَا لِي وَلِلدُّنْيَا؟ وَمَا أَنَا وَالدُّنْيَا إِلَّا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ

شَجَرَةٍ، ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا ."رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرمِذِيُّ، وَابُنُ مَاجَهُ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چٹائی پر ہی سوگئے جب اٹھے تو اس نے آپ ﷺ کے جسم پر نشان ڈال دیے تھے۔ تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) اگر آپ ہمیں حکم فرماتے ہیں ہم آپ کے لیے بستر بچھا دیتے اور سارے انتظامات کر دیتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرا اور دنیا کو تعلق صرف اتنا ہے جسے کوئی سوار کچھ دیر درخت کے سایے میں رکے اور پھر درخت کو چھوڑ کر چلا جائے

﴿اخرجه الترمذی فی السنن، ٥٠٨/٤،حدیث رقم ٢٣٧٧﴾

فوائد:۔

(۱)......یعنی میں تو تھوڑی دیر کے لیے اس دنیا میں ہو اس کے بعد مجھے چلے جانے ہے اور آخرت میں اللہ تعالی نے مجھے اپنے ساتھ عرش پر بیٹھانا ہے مقام محمود عطا کرنا ہے، جنت الفردوس دینی ہے میری عظمت کو لوگوں پر ظاہر کرنا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے بہترین دوست:

﴿۳۳﴾وَعَنُ أَبِي أُمَامَةَ -رَضِيَ اللَّهُ عَنُهُ -عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ -قَالَ: "أَغُبَطُ أَوُلِيَائِي عِنُدِي لَمُؤُمِنٌ خَفِيفُ الُحَاذِ، ذُو حَظٍّ مِنَ الصَّلَاةِ، أَحُسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ، وَأَطَاعَهُ فِي السِّرِّ، وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ، لَا يُشَارُ إِلَيُهِ بِالُأَصَابِعِ، وَكَانَ رِزُقُهُ كَفَافًا، فَصَبَرَ عَلَى ذَلِكَ "ثُمَّ نَقَدَ بِيَدِهِ فَقَالَ :(عُجِّلَتُ مَنِيَّتُهُ، قَلَّتُ بَوَاكِيهِ، قَلَّ تُرَاثُهُ) . رَوَاهُ أَحُمَدُ، ، وَابُنُ مَاجَهُ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ میرے دوستوں میں سے میرے نزدیک افضل وہ ہے جس کے پاس مال قلیل ہو اور نمازیں بہت زیادہ

ہواس کے پاس، اپنے رب کی خوب عبادت کرتا ہو، اور اکیلے میں بھی اپنے رب کی اطاعت کرتا ہو، اور لوگوں میں مشہور نہ ہو، اس کی طرف انگلیوں سے اشارے نہ کیے جائیں، اور کا رزق بقدر کفایت ہو، وہ اس پر صبر کریں پھر اپنے ہاتھ سے چٹکی بجائی اور فرمایا پھر اس کی موت جلد آ جائے۔ اس پر رونے والیاں کم ہو اس کی میراث بھی تھوڑی ہو۔

﴿اخرجه ابن ماجه فی السنن، ١٣٧٨/٢، حديث رقم ٤٣٤٨، واحمد فی المسند، ٢٥٢/٥﴾

فوائد:۔

(۱)...... بندہ کے پاس قلیل مال ہو نماز میں اسے لذت ملتی ہو اکثر نوافل پڑھتا ہو، لوگوں میں اور لوگوں کے علاوہ ہر وقت اللہ تعالی کی فرمانبرداری کرتا ہو، لوگوں میں تقوی اور نیکی کی وجہ سے مشہور نہ ہو کہ لوگ اشارہ کر کے کہتے ہو کہ یہ حضرت بہت متقی ہیں یا بہت بڑے عالم ہیں۔ رزق تھوڑا ہو اس پر صبر کرے یعنی نماز اور صبر سے مدد حاصل کرتا ہو۔ جس یہ حدیث میں مذکور نعمتیں میسر ہو وہ خوش ہو کہ وہ پسندیدہ لوگوں میں سے ہے۔

میں ایک دن بھوکا رہوں گا ایک دن کھاؤں گا:

﴿۳۴﴾ وَعَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي لِيَجْعَلَ لِي بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا، فَقُلْتُ :لَا، يَا رَبِّ !وَلَكِنْ أَشْبَعُ يَوْمًا وَأَجُوعُ يَوْمًا، فَإِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ إِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ، وَإِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُكَ وَشَكَرْتُكَ "رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے رب نے مجھے پیشکش کی کہ میرے لیے مکہ کے پہاڑ کو سونا بنا دے میں نے عرض کی نہیں یا رب ،لیکن میں ایک دن سیر ہوگا اور ایک دن بھوکا رہوں گا جب بھوکا ہوگا تو تیرے سامنے عاجزی کرو

گا تیراذ کر کروں گا اور جب سیر ہو گا تو تیری حمد اور تیرا شکر ادا کروں گا۔

﴿اخرجه الترمذی فی السنن ،٤٩٦/٤،حدیث رقم ٢٣٤٨،واحمد فی المسند ٢٥٤/٥،﴾

فوائد:۔

(۱)......اگر کوئی شخص حلال دنیا کو اختیار کرے گا تو آخرت میں اسے حساب دینا ہو گا

(۲)......بھوکا رہنے کی بڑی فضلت ہے اس سے شہوت ختم ہوتی ہے۔دل میں رقت پیدا ہوتی ہے

(۳)......مومن کامل کی دو صفتیں ہیں ایک صبر دوسری شکر

اس شخص کے لیے پوری دنیا جمع کردی گی:

﴿۳۵﴾وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِحْصَنٍ -رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فِي سِرْبِهِ، مُعَافًى فِي جَسَدِهِ، عِنْدَهُ قُوتُ يَوْمِهِ، فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيرِهَا "رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ

حضرت عبید اللہ بن محصن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:تم میں سے جو اس حال میں صبح کرے کہ اس کے دل میں امن ہو اور جسم تندرست ہو اور اس دن کا کھانا اس کے پاس ہو تو وہ سمجھے گویا کہ اس کے لیے پوری کی پوری دنیا جمع کر دی گئی ہے۔

﴿اخرجه الترمذی فی السنن ،٤٩٦/٤،حدیث رقم ٢٣٤٦﴾

فوائد:۔

(۱)......جو مومن ایسی حالت میں صبح کرے کہ اسے دشمن کو خوف نہ ہو، یا گناہوں سے توبہ کرنے یا گناہوں سے بچنے کی وجہ سے اللہ تعالی کے عذاب کا خوف نہ ہو،جسم تندرست ہو کوئی بیماری نہ ہو

ظاہری و باطنی اور ایک دن کا کھانا بھی ہو تو بس اس کے بعد کچھ بھی تکلیف آئے پریشان نہیں ہونا چاہیے۔

پیٹ سے برا کوئی برتن نہیں بھرا جاتا:

﴿۳۶﴾وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِی كَرِبَ -رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ -قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -يَقُولُ " :مَا مَلَأَ آدَمِیٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ، بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ، فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ، وَثُلُثٌ شَرَابٌ، وَثُلُثٌ لِنَفَسِهِ " رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَهْ.

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ آدمی اپنے پیٹ سے زیادہ برا برتن کوئی نہیں بھرتا۔ابن آدم کے لیے اتنے لقمے ہی کافی ہیں جن سے اس کی کمر سیدھی رہے، اگر اس کے لے کھانا بہت ضروری ہو تو تہائی کھانے کے لیے، تہائی پانی کے لیے اور تہائی سانس کے لیے رہنے دے۔

﴿اخرجه الترمذی فی السنن ،۵۰۹/۲،حدیث رقم ۲۳۸۰،وابن ماجه فی السنن ،۱۱۱۱/۲،حدیث رقم ۳۳۴۹﴾

فوائد:۔

(۱)......اتنے لقمے جس سے کمر سیدھی ہو اور وہ عبادت کر سکے اور حلال کما سکے، جسے کوئی مزدور ہے تو اسکے لیے زیادہ کھانا ضروری ہے ورنہ وہ مزدوری نہیں کر سکے گا۔

قیامت میں زیادہ بھوکا وہ ہوگا:

﴿۳۷﴾وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ -رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا -أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - سَمِعَ رَجُلًا يَتَجَشَّأُ فَقَالَ " :أَقْصِرْ مِنْ جُشَائِكَ، فَإِنَّ أَطْوَلَ النَّاسِ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

أَطُولُهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا ."رَوَاهُ فِي (شَرْحِ السُّنَّةِ) . وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو ڈکار لیتے ہوئے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اپنے ڈکاروں میں کمی کرو کیونکہ قیامت کے دن زیادہ عرصہ وہ بھوکا رہے گا جو دنیا میں زیادہ پیٹ بھرتا تھا۔

﴿اخرجه الترمذی فی السنن، ٥٦٠/٤، حدیث رقم ٢٤٧٨، والبغوی فی شرح السنه ، ٢٥٠/١٤، حدیث رقم ٤٠٤٩﴾

فوائد:۔

(ا)......عموماً جب پیٹ بھرا ہو تو ڈکار آتے ہیں کم کھائیں تو ایسا نہیں ہوگا۔

میری امت کا فتنہ مال ہے:

﴿٣٨﴾وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ -رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ- قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَقُولُ " :إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ ."رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ہر امت کے لیے فتنہ ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے۔

﴿اخرجه الترمذی فی السنن، حدیث رقم ٣٣٣٦﴾

فوائد:۔

(ا)......مال زیادہ ہوتا جائے گا دین سے دور ہوتے جائیں گے آج کل جو جتنا دین سے دور ہے اسے کہتے ہیں یہ ماڈرن ہیں اور بہت فخر سے وہ کہتا ہے میں تو صرف جمعہ ہی پڑھتا ہوں،

ٹھنڈے پانی اور صحیح جسم کے بارے میں سوال ہوگا:

﴿۳۹﴾وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ -رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ -قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :إِنَّ أَوَّلَ مَا يُسْأَلُ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ النَّعِيمِ أَنْ يُقَالَ لَهُ :أَلَمْ نُصِحَّ جِسْمَكَ وَنَرْوِكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ؟ "رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے قیامت میں جس نعمت کا بندے سے پوچھا جائے گا وہ یہ کہ کیا ہم نے تجھے صحت مند جسم نہیں دیا تھا، اور کیا ہم نے تجھے ٹھنڈا پانی سے سیراب نہیں کیا۔

﴿اخرجه الترمذی فی السنن،حدیث رقم ۳۳۸۵﴾

فوائد:۔

(۱)......یعنی اگر آدمی کے پاس کچھ بھی نہ ہو نہ مال نہ دولت نہ شہرت نہ عزت تو ان دو نعمتوں کی تو قدر ضرور کرنی چاہیے۔

پانچ چیزوں کے بارے میں سوال ہوگا:

﴿۴۰﴾وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ -رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ -عَنِ النَّبِیِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -قَالَ: "لَا تَزُولُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ :عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ، وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ، وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ، وَفِيمَا أَنْفَقَهُ، وَمَاذَا عَمِلَ فِيمَا عَلِمَ؟ "رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .وَقَالَ :هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابن آدم قیامت میں اپنے قدم نہ اٹھا سکے گا یہاں تک کہ اس سے پانچ باتوں کے بارے میں سوال نہ کر لیا جائے، اس کی عمر کے بارے میں کہ اسے کہاں خرچ کی، اس کی جوانی کے بارے میں کہ کہاں اس طاقت کو خرچ کیا، اس کے مال کے

بارے میں کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا،اور کتنا عمل کیا اس پر جس کا تجھے علم ہو گیا تھا۔

﴿اخرجه الترمذی فی السنن،حدیث رقم ٢٤١٦﴾

فوائد:۔

(۱)......عمر کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ نیک کاموں میں صرف کی یا گناہوں کے کاموں میں۔

(۲)......جوانی کے زمانے کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ اس وقت تو مشکل سے مشکل عبادت کرسکتا تھا۔

(۳)......مال کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ حلال کمایا یا حرام،اور پوچھا جائے گا کہ نیکی کے کاموں میں خرچ کیا یا برائی کے کاموں میں۔

(۴)......علم حاصل کرنا ہر ایک کے لیے لازم ہے جو لوگ اس لیے علم نہیں حاصل کرتے کہ ہم عمل نہیں کریں گے تو زیادہ گناہ ہو گا تو بے وقوف ہیں انھیں علم حاصل نہ کرنے کا گناہ بھی ملے گا اور بغیر علم کے جب غلط کریں گے تو غلط کرنے کا بھی گناہ ملے گا۔

(۵)......علماء جو علم حاصل کرتے ہیں اگر وہ عمل نہ کریں تو انھیں بھی شدید عذاب ہو گا۔حدیث میں ہے:

أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَالِمٌ لَمْ يَنْفَعْهُ اللَّهُ بِعِلْمِهِ

(لوگوں میں سخت عذاب قیامت کے دن اس عالم کو ہو گا جس کو اللہ تعالی نے اس کے علم سے نفع نہیں دیا)۔

تمت الرسالة الحمدللّٰه والصلوة والسلام علی رسول للّٰه